www.novelsclubb.com
عبادالرحمٰن
از نور عارف

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عبادالرحمٰن

از نور عارف

عبادالرحمٰن

نور عارف

قسط 13

****

باب نمبر 13

مقصدِ حیات

شہر اسلام آباد پہ شام کی تاریکی پوری طرح چھاچکی تھی۔ شہر مصنوعی روشنیوں سے روشن تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے، میں ٹھیک ہوں۔ میری فکر مت کرو۔"

ہسپتال کے روشن کمرے میں وہ بیڈ پر نیم دراز سا موبائل کو سپیکر پر لگائے گود میں رکھے ریلیکس سا آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔

دفعتاً دروازے پر دستک ہوئی تھی اور زرش محتاط سے انداز میں کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ وہ سیدھا ہوا تھا۔

"آکر تمہاری تھوڑی خدمت ہی کرلوں گا، خود تو تمہیں اپنی فکر نہیں۔ ویسے کیا لگتا ہے تمہیں؟ کس نے تم پر حملہ کروایا ہوگا؟ میرا تو خیال ہے کہ وہ جو ڈفینس والی زمین تم نے کچھ مہینے پہلے قبضہ مافیہ والوں سے آزاد کروائی ہے انھی میں سے کسی کا کام ہے۔" موبائل فون کے سپیکر سے کمرے میں عادل کی آواز گونج رہی تھی۔

زرش کے ہاتھ میں ایک لنچ باکس اور دو شاپر تھے جو اس نے آتے ہی سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیے تھے۔

"ہمم میرا بھی یہی اندازہ ہے۔" مستقیم سنجیدگی سے بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے مجھے ترس آتا ہے، بیچارے پہلے تمہیں تمہارے ان بیوی بچوں کی دھمکی دیتے رہے جو ازل سے وجود ہی نہیں رکھتے تھے۔اب لگتا ہے انہیں پتہ چل گیا کہ یہ بوڑھا ابھی تک کوارہ ہے۔اسی لیے مزید دھمکیوں پر وقت ضائع کرنے کے سیدھا حملہ کروایا۔" عادل قہقہہ لگاتا مزے لیتا ہوا بولا تو مستقیم نے ایک نظر زرش کو دیکھ موبائل کو گھور کر اٹھایا تھا۔وہ کچھ فاصلے پر پڑے تھری سیٹر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"باتیں کم بناؤ، جو کرنے کو کہا ہے وہ کرو۔" حکم دیتے ہوئے اس نے فون بند کیا تھا۔

"بازو کیسا ہے؟ زخم زیادہ تو نہیں؟" مستقیم کے فون بند کر کے اس کی جانب متوجہ ہونے پر اس نے سوال کیا تھا۔

"نہیں معمولی سا زخم ہے، آپ نے گھر میں کسی سے ذکر تو نہیں کیا اسکا؟" اسکے سوال پر زرش نے نفی میں گردن ہلا دی۔

"اچھا کیا! میں نہیں چاہتا میرے باعث کوئی بلاوجہ پریشان ہو۔"

"بلاوجہ؟"زرش نے اچھنبے سے سوال کیا تھا۔

"میرا خیال ہے 'اپنے' اس لیے ہوتے ہیں کہ خوشی اور غم میں شریک ہوں، لیکن جب آپ اپنوں سے اپنے غم چھپا کر انہیں 'بلاوجہ' کی پریشانیوں سے بچاتے رہیں گے تو وہ 'اپنے' کیسے رہیں گے؟"زرش ٹانٹ نہیں کر رہی تھی، بلکہ وہ الجھ کر سوال کر رہی تھی۔ تبھی دراب کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"طبیعت ٹھیک ہے؟"اس کے سوال پر مستقیم نے گردن اثبات میں ہلائی تھی۔

"یہ تصویر دیکھو، جانتے ہو اس شخص کو؟"دراب نے اسے موبائل پکڑاتے ہوئے سوال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! کون ہے یہ؟"

"آج اسی نے تم پر گولی چلائی تھی۔ مری کا ہی رہائشی ہے۔"دراب قریب پڑی کرسی کھینچ کر اس پر بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔

"پکڑا گیا؟" مستقیم اسی تصویر پر نظریں جمائے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں! بھاگ گیا، لیکن مری میں ہی کہیں چھپ کر بیٹھا ہے۔آس پاس ناقہ بندی کی گئی ہے۔اسکی ٹانگ پر میں نے گولی ماری تھی۔یقیناً وہ زیادہ دور نہیں گیا ہو گا۔"
زرش نے اٹھ کر لنچ باکس کھولا تھا اس میں سوپ تھا۔شاپر سے اس نے سوپ پینے کے لیے چمچ نکالا تھا۔

"یہ شخص جو بھی تھا، اسکا مقصد زخمی کرنا یا ڈرانا نہیں بلکہ جان لینا تھا۔اگر میں بروقت نہ دیکھتی تو یقیناً اسکا نشانہ سر تھا۔کیا قبضہ مافیہ والے اس حد تک بھی جا سکتے ہیں؟" مستقیم کو سوپ پکڑاتے ہوئے وہ پر سوچ انداز میں سوال کر رہی تھی۔

"جا سکتے ہیں، پیسے اور جائیداد کے لیے انسان کسی بھی حد تک جا سکتا ہے۔ایک مثال تو ہمارے خاندان میں ہی ہے۔" دراب گہرا سانس لے کر بولا تھا۔

"وہ اپنے باپ سے اس کی سوچ سے زیادہ بدزن تھا-"

مستقیم نے اسے دیکھ کر سوچا تھا-زرش خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"ابھی پارکنگ میں میری پھوپھو سے فون پر بات ہوئی ہے۔انہوں نے بتایا کہ کل وہاں اسلام آباد آرہا ہے سب کو واپس لے جانے۔" دراب زرش کو اطلاع دیتے ہوئے بولا تھا۔

"کیا کل ہی واپس جارہے ہیں؟" مستقیم نے چونک کر سوال کیا تھا۔

"ہاں! میں نے تو کہا تھا کہ جب پھوپھو جائیں گی تو تب ہی سب چلے جائیں۔"

دراب کی بات پر مستقیم نے زرش کی جانب دیکھا تھا،وہ خاموش تھی۔کچھ کہے بغیر وہ سوپ کی جانب متوجہ ہوگیا۔دراب کا فون بجا تھا۔

"مجھے ارجنٹلی پولیس اسٹیشن جانا ہے،آپ کو گھر کے لیے کیب کروادوں؟"

دراب جگہ سے کھڑا ہوتا ہوا زرش سے پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زرش ایک نظر مستقیم کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"تم پولیس اسٹیشن جاؤ،زرش کو واپسی پر لے جانا۔مجھے کچھ بات کرنی ہے۔" سوپ میں چمچ ہلاتے ہوئے وہ بولا تو زرش نے کچھ حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔

دراب کی سوالیہ نظروں پر زرش نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ چلا گیا۔زرش واپس صوفے پر بیٹھ گئی۔کچھ دیر مستقیم کے بولنے کا انتظار کرتی رہی۔ لیکن وہ سوپ پینے میں مصروف تھا۔

"کوئی بات کرنی تھی؟"اسکی مسلسل خاموشی پر بالآخر اس نے سوال کیا۔

"ہاں...یہ سوپ آپ نے بنایا ہے؟"وہ چونک کر بولا تھا۔

"نہیں ردا نے!"

"اوہ!...اچھا ہے۔"اسے جیسے مایوسی ہوئی تھی۔

"بس یہی پوچھنا تھا؟"

"نہیں!آپ کافی دنوں سے یہاں مری آئی ہوئی ہیں ہسپتال سے چھٹیاں لی ہوئی ہیں؟"اسکی جانب دیکھے بغیر اگلا سوال کیا گیا تھا۔زرش نے کچھ الجھ کر اسے دیکھا تھا۔

"ہمم!"یک لفظی جواب-

"کتنی چھٹیاں لی ہیں؟"زرش نے کچھ الجھ کر اسے دیکھا۔

"عید تک کی۔"

"لیکن عید کے بعد تو آپکی کزن کی منگنی ہے پھر مزید چھٹیاں لینی پڑیں گیں؟"

سوپ پیتے ہوئے اسکے اگلے سوال پر زرش اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"صرف یہی پوچھنا تھا؟"

"نہیں پوچھنا تو بہت کچھ ہے لیکن موقع نہیں ملتا۔"سوپ کا آخری چمچ لیتے ہوئے وہ بولا تھا۔زرش اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"آج موقع ہے، پوچھیں کیا پوچھنا ہے؟"

"آپ جواب دیں گی؟"

"سوال پر ڈپینڈ کرتا ہے۔"زرش نے کندھے اچکائے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آج سیشن میں آپ نے بتایا کہ آپ کے بابا آپ کو ایم بی بی ایس ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے اور آپ بن نہیں پائیں لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آپ کیا چاہتی تھیں؟"

ڈبے کو سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اپنا موبائل اٹھاتے ہوئے اس نے سوال کیا۔

"اممم..! بابا کا خواب پورا کرنا چاہتی تھی اور شاید بچپن میں کبھی سائیکالوجسٹ بننا چاہتی تھی۔" وہ سوچ کر بولی تھی۔

"تو یہی زندگی کا مقصد تھا؟" مستقیم کے سوال پر وہ چونکی۔

"زندگی کا مقصد؟"

"ہمم! کیا زندگی کا یہی مقصد تھا؟" مستقیم نے اسکی جانب دیکھتے ہوئے سوال دہرایا۔

www.novelsclubb.com

"زندگی میں تو بے شمار مقصد ہوتے ہیں..."

"لیکن کبھی زندگی کے کسی حصے میں لگا کہ ایک ڈاکٹر یا سائیکالوجسٹ بننا زندگی کا مقصد ہے؟" مستقیم کے سوال پر زرش نے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے گردن نفی میں ہلائی تو وہ مسکرا دیا۔

"پھر کیا ہے زندگی کا مقصد؟" مستقیم کے سوال پر زرش خاموش رہی، کیونکہ اسے جواب معلوم نہیں تھا۔

"آپ کیریئر کو زندگی کے مقصد سے جوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں جبکہ یہ دو الگ چیزیں ہیں۔"

"زیادہ اہم کیا ہے کیریئر یا زندگی کا مقصد؟ کس کو فوقیت دینی چاہیے؟" اگلا سوال دوبدو آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دونوں ہی اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں۔"

"لیکن ایسی زندگی کا کیا فایدہ جسکے مقصد کو چھوڑ کر کیریئر کو اہمیت دی جائے؟" وہ خود ہی سے بولا تھا لیکن زرش اس بات کا مقصد نہیں سمجھ پائی۔

"اگر کبھی زندگی کا مقصد کیرئیر کی قربانی مانگے تو؟" اس نے زرش سے سوال کیا-

"میں نے کہا نا کہ یہ دو الگ چیزیں ہیں انہیں الگ رکھنا ہی بہتر ہے-"

"ہمم!" وہ خاموش ہو گیا-

کئی لمحے کمرے میں خاموشی چھائی رہی زرش کو اس خاموشی سے الجھن سی ہونے لگی-

"زرش انڈائیرکٹ وے میں، میں نے بہت بار کہا ہے لیکن آج پہلی بار ڈائیریکٹلی آپ کے سامنے اعتراف کرنا چاہتا ہوں..." وہ ایک لمحے کے لیے اسے دیکھتا خاموش ہوا، اسکے چہرے پر کوئی تجسس یا تاثر نہیں تھا جیسے وہ جانتی ہو کہ وہ کیا کہنے والا تھا-

www.novelsclubb.com

"میں آپ کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں، اگر وجہ پوچھیں گی تو وجہ بس اتنی ہے کہ آپ مجھے اچھی لگتی ہیں-" وہ رکا-اسکے اقرار پر بھی اسکے چہرے پر کوئی تاثر نہیں آیا تھا-کچھ دیر اسکے بولنے کا انتظار کرتا رہا-

"میں جانتا ہوں آپ پہلے ہی انکار کر چکی ہیں..."

"مجھے کوئی معقول وجہ دیں اس پروپوزل کو قبول کرنے کے لیے، اگر میں قائل ہو گئی تو اس بار انکار نہیں کروں گی-" اسکی بات کاٹ کر وہ اطمینان اور اعتماد سے بولی تھی- وہ کچھ لمحے اسکا چہرہ دیکھتا رہا-

"اور وہ معقول وجہ کیا ہو سکتی ہے؟" وہ الجھا تھا-

"یہ میں نہیں جانتی!-" وہ اپنے بیگ کی سٹریپ سیدھی کرتی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی-

ایک الوداعی نظر دوڑا کر وہ دروازے کی جانب بڑھ گئی-

وہ اس لمحے اسے یہ نہ یاد دلا سکا کہ اسے دراب کے ساتھ واپس جانا تھا-

وہ کیب کے انتظار میں موبائل ہاتھ میں تھامے کھڑی تھی اسکی نظر اپنے ہینڈ بیگ پر گئی وہ جس کام کے لیے آئی تھی وہ ادھورہ رہ گیا تھا- کیا واقعی اس معاملے میں وہ اسکی مدد کر سکتا تھا؟ کیا اسے اسکی مدد مانگنی چاہیے؟ کئی منٹ مزید گزر گئے-

اس نے موبائل پر دیکھا، کیب بس کچھ لمحوں کی دوری پر تھی۔

"زرش!" پیچھے سے آئی آواز پر وہ چونک کر پلٹی۔

"آپ انتظار کرلیں، دراب سے میری بات ہوگئی ہے وہ کچھ دیر تک آجائے گا اکیلی مت جائیں۔"

"آپ یہاں کیا کررہے ہیں؟ اور میں اکیلی جاسکتی ہوں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔"

"مجھے معلوم ہے آپ جاسکتی ہیں، مگر یہ انجان شہر ہے تو آپ اکیلی نہیں جائیں گی بلکہ میں آپکو چھوڑ دیتا ہوں؟" زرش کا منہ کھلا تھا۔

"کہاں؟"

"ظاہر ہے آپکے تایا کے گھر اور کہاں؟" رکتی کیب کو دیکھتا وہ بولا تھا۔

"مستقیم آپکو ہسپتال سے چھٹی مل گئی ہے؟" وہ ماتھے پر تیوری چڑھائے پوچھ رہی تھی۔

"ہاں ایک گھنٹے کی-" وہ جانتی تھی وہ جھوٹ بول رہا تھا-

" چلیں بیٹھیں، گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولتا وہ بولا تھا-"

"میں خود ہی چلی جاؤں گی، آپ واپس اندر جائیں-" وہ بضد تھی-

"اس وقت آپ اکیلی نہیں جاسکتیں-"

"میڈم میٹر آن ہے آپکا بل بڑھ رہا ہے-" ڈرائیور بے زاریت سے بولا تھا-

"مستقیم آپ؟"

"بیٹھ جائیں، ورنہ ابو کو فون کرکے آپکی شکایت کر دوں گا، پتہ ہے مجھے وہ رات کے وقت آپکو اکیلے سفر نہیں کرنے دیتے-" وہ گاڑی کا اگلا دروازہ کھول کر بیٹھتے ہوئے ڈھٹائی اور لاپرواہی سے بولا تھا- زرش نے کچھ غصے سے اسکی پشت کو دیکھا اور بیٹھ گئی-

www.novelsclubb.com

تقریباً پندرہ منٹ بعد گاڑی ایک صاف ستھری مگر قدرے تنگ گلی میں داخل ہوئی، مستقیم کو گھر پہچاننے میں مشکل نہیں ہوئی کیونکہ حسن آفندی گیٹ پر آگ جلائے چوکیدار کے ساتھ ہی کرسی رکھے بیٹھا تھا-

"پیمنٹ ہو چکی ہے-" مستقیم کے جیب کی طرف بڑھتے ہاتھ کو دیکھ کر وہ کہتی گیٹ کھول کر اتر آئی-

"میں پھر چلتا ہوں واپس-" گاڑی کی جانب بڑھتے حسن آفندی کو نظرانداز کرتا وہ بولا تھا-

"مستقیم بیٹے دروازے تک آ گئے ہو، تو اندر بھی آ جاؤ-" وہ اسکی کھڑکی پر جھک کر بولے تھے-

www.novelsclubb.com

مستقیم نے ایک نظر اس پر ڈالی وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی، جیسے اس کے گاڑی سے نکلنے کا انتظار کر رہی ہو-اس نے گہری سانس لی-

ڈرائیور نے ایک نظر سب پر دوڑائی پھر آنکھیں گھمائیں-

"سر! واپس جانا ہے یا نہیں؟" وہ کچھ اکتاہٹ سے پوچھ رہا تھا-

"نہیں آپ جائیں-" حسن آفندی فوراً بولا تو مستقیم گیٹ کھول کر باہر نکل آیا-

"بلاوجہ وقت ضائع کیا-" اونچی آواز میں کہتا وہ زن سے گاڑی آگے کو بڑھا لے گیا-

زرش گیٹ دھکیل کر اندر داخل ہوئی اور مستقیم پیچھے حسن آفندی کے ساتھ، جو اس سے اسکی طبعیت دریافت کرنے کے ساتھ ساتھ اسکی عیادت کے لیے ہسپتال نہ آسکنے کی معزرت کر رہے تھے- مستقیم خاموشی سے سن رہا تھا، اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ عیادت کے لیے آئے یا نہیں-

گراج سے ہوتے ہوئے ایک طرف ڈرائنگ روم اور سامنے ہی چھوٹا سا لاؤنج تھا- حسن آفندی اسے ڈرائنگ روم میں بٹھانے کی بجائے سیدھا لاؤنج میں لے گیا تھا جبکہ مستقیم تھوڑا جھجکا تھا-

www.novelsclubb.com

"مستقیم ماموں!" لاؤنج میں ٹی وی کے سامنے بیٹھا ازلان ایک دم خوشی اور حیرت سے چیخا تھا- تسبیح پڑھتیں سارہ پھوپھو بھی اسی طرف متوجہ ہوئی تھیں- زرش سیدھا کمرے میں چلی گئی- گاؤن اتار کر وہ لاؤنج سے ہوتی ہوئی ایک دبی سی مسکراتی نظر مستقیم پر ڈالتی کچن کی جانب بڑھ گئی، جو پھوپھو کی باتوں کا مسکرا مسکرا کر جواب دے رہا تھا، مگر صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ آرام دہ نہیں تھا- اس وقت اسے آرام کی ضرورت تھی لیکن خیر کوئی نہیں-

"تمہیں تو مریض کی عیادت کے لیے بھیجا تھا اور تم مریض ہی گھر اٹھا لائی-" اس کے کچن میں داخل ہوتے ہی آمنہ اس پر چڑھ دوڑی- زرش ہنس دی-

ردا مسکراتے ہوئے چولہے کے سامنے کھڑی چائے بنا رہی تھی-

www.novelsclubb.com

"ریفریشمنٹ کے لیے کیا رکھیں؟" ردا چائے میں دودھ ڈالتے ہوئے پوچھ رہی-

"کچھ بھی رکھ دو، وہ نہیں کھائے گا ڈاکٹر نے منع کیا ہے-" زرش اس کے قریب جاتی بولی تھی-

"وہ کھائیں یا نہ کھائیں، لیکن ہم آئسکریم کھائیں گے-" کچن میں داخل ہوتی امل چہک کر بولی تھی-اسکے ہاتھ میں کچھ شاپر تھے جو اس نے شیلف پر رکھے تھے-

"یہ تایا جان نے منگوائے ہیں، اس میں آئسکریم بھی ہے، فریج میں رکھ دیتی ہوں- مستقیم بھائی تھوڑی کھائیں گے-" آئسکریم کے ڈبے کو فریج میں رکھتے ہوئے وہ بولی-

"تم دونوں بہنوں نے گھر آئے مہمان کو کچھ کھلانا بھی ہے یا نہیں؟ پہلے سے ہی دونوں طے کر کے بیٹھیں ہیں کہ وہ کچھ نہیں کھائے گا-" آمنہ کی بات پر دونوں نے ایک ساتھ کندھے اچکائے تھے-پہلی دفعہ وہ دونوں سٹی بھنین لگی تھیں-

"دیکھ لینا سب ان چھوا ہی واپس آئے گا-" زرش سیبوں کو دھو کر کاٹتی ہوئی بولی-

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooooooooooo

اسکا بازو دکھ رہا تھا، دواؤں کے اثر کی وجہ سے نیند بھی آرہی تھی، اسکے باوجود وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے سارہ پھوپھو کو سن رہا تھا(جو رشتے کے مطابق اسکی

پھوپھو اور خالہ دونوں لگتی تھیں لیکن چونکہ وہاں سب انہیں پھوپھو کہہ کر پکار رہے تھے تو اسے بھی پھوپھو ہی بہتر لگا۔)

وہ بہت ہی نرم مزاج خاتون تھیں۔وہ ہوتے ہیں نا کچھ لوگ جن سے پازیٹو سی وائبز آتی ہیں بس وہ بھی ویسی ہی تھیں۔وہ نا چاہتے ہوئے بھی انکی ہر بات کو توجہ سے سنتا مسکرا رہا تھا۔حسن آفندی پاس ہی خاموش بیٹھا تھا۔اس شخص میں اب پہلے والی بات نہیں رہی تھی اب وہ خاموش رہتا تھا۔درمیان میں موجود ہو کر بھی غائب دماغ رہتا تھا۔

"تم تو تھک گئے ہو گے،احمد تکیہ لاؤ بھائی ٹیک لگا کر ریلیکس ہو کر بیٹھے۔"

"نہیں نہیں اب میں چلتا ہوں،اور اس سب کے لیے معذرت۔" وہ سامنے میز پر پڑی بے شمار کھانے کی چیزوں کو دیکھ بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹھو! دراب آتا ہے تو وہ چھوڑ آئے گا-" حسن آفندی آگے ہوتا بولا تھا- اس سے پہلے وہ کچھ کہتا کہ اسکے موبائل کی بیل بجی دراب کی ہی کال تھی، وہ اسے رک کر اسکا انتظار کرنے کو کہہ رہا تھا، اسکے پاس بتانے کو کچھ تھا-

تھکاوٹ کے باوجود وہ بیٹھ گیا- سارہ پھوپھو نماز کے لیے اٹھیں تو آہستہ آہستہ سب اٹھتے گئے آخر میں لاؤنج میں صرف وہ، زرش اور حسن آفندی ہی رہ گئے- لاؤنج میں عجیب سی خاموشی تھی- وہ نظریں جھکائے کسی گہری سوچ میں لگتا تھا- زرش کو اسکی تھکاوٹ کا احساس ہونے لگا-

وہ اٹھی اور ڈرائنگ روم سے اوتومن اٹھا لائی-

"اس پر ٹانگیں رکھ کر ریلیکس ہو کر بیٹھ جاؤ-" وہ بری طرح چونکا تھا-

www.novelsclubb.com

"تمہیں روک کر اتنا تھکا دیا، جبکہ اس وقت تمہیں ریسٹ کرنا تھا-" حسن آفندی کو بھی اسکی تھکاوٹ کے احساس پر افسوس سا ہوا- تبھی دراب کی گاڑی کا ہارن بجا تو حسن آفندی تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گیا-

مستقیم نے زرش کی جانب دیکھا جو خاموش بیٹھی تھی، وہ یقیناً کچھ کہنا چاہتی تھی، شاید موقع ڈھونڈ رہی تھی یا کشمکش کا شکار تھی کہ کہے یا نہ کہے-اس نے گہرا سانس لیا تبھی دراب لاؤنج میں داخل ہوتا دکھائی دیا-

"تم لوگوں نے جو بات چیت کرنی ہے کرو میں نماز پڑھ لوں-" حسن آفندی کہتے اندر کی جانب بڑھ گئے-زرش نہیں اٹھی نا کسی نے اسے اٹھنے کو کہا-

"یہ شخص جس نے تم پر آج گولی چلائی، عادی مجرم ہے پہلے بھی کئی بار جیل جا چکا ہے-" اس نے ایک تصویر میز پر رکھی تھی- مستقیم نے غور سے اس چہرے کو دیکھا تھا انجان چہرہ تھا-

"عادی مجرم ہے تو مطلب پیسوں کے لیے کام کر رہا تھا-" مستقیم نے تبصرہ کیا تھا-

"لیکن یہ پہلے کبھی کسی قتل کے کیس میں جیل نہیں گیا-" دراب نے اضافہ کیا-

"پھر؟"

"اغواہ کیسیز؟" مستقیم چونکا-

دراب نے ایک اور تصویر نکال کر میز پر رکھی-

"یہ حملہ کسی ایسے شخص نے کروایا ہے، جسے ڈر تھا کہ تم 'اسے' ڈھونڈلو گے-" اب کی بار زرش نے پر تجسس انداز میں میز پر رکھی تصویر کو دیکھنا چاہا مگر تصویر دور تھی تو وہ دیکھ نا پائی-

"مطلب ہم صحیح میں جا رہے ہیں-" مستقیم کے چہرے پر پہلی بار اطمینان ابھرا تھا-

"اس ایک شخص کے زریعے ہم نا صرف اُس لڑکی تک بلکہ اس گینگ تک بھی پہنچ سکتے ہیں-" دراب کی آنکھوں میں چمک تھی-

"بس یہ گرفتار ہو جائے تو سرچ وارنٹ بھی مل سکتا ہے-" وہ لمبی پلیننگز کیے بیٹھا تھا- کچھ دیر مزید دونوں اس کیس کو ڈسکس کرتے رہے اور زرش خاموشی سے سنتی رہی-

پھر وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا- دراب نے اسے رکنے پر اصرار کیا پر نہ اس نے رکنا تھا نہ وہ رکا-

پھر وہ دونوں جیپ کی طرف بڑھ گئے، مستقیم نے ایک نظر پلٹ کر اسکی جانب دیکھا، جو دروازے پر کھڑی انہی کو جاتا دیکھ رہی تھی اسکے دیکھنے پر الوداعی نظر ڈال کر اندر چلی گئی- مستقیم گہرا سانس کھینچتا جیپ پر سوار تھا-

توطے تھا وہ چاہنے کے باوجود بھی نہیں بولے گی جو بولنا چاہتی تھی-

oooooooooooooooooooooooo

"پھر؟" پر تجسس سی خاموشی میں ایک خوفزدہ سی آواز ابھری تھی-

"چیخ کا تعاب کرتے ہوئے میں کمرے سے نکلا تو ہر طرف اندھیرہ تھا-" ازلان نے خوف سے چہرہ ہاتھوں میں چھپایا تھا-

"رات کے دو بجے ہال کمرے میں گھڑی کی ٹک ٹک گونج رہی تھی- تبھی کچن سے دھواں سا نکلا- میں چوکنا ہو گیا-" ہاتھوں میں آئسکریم باؤل پکڑے وہ سب لاؤنج میں ٹی وی سکرین کے سامنے خوفزدہ سے بیٹھے حدید کو سن رہے تھے جو پر اسرار انداز میں آپ بیتی سنا رہا تھا-

کچھ صوفوں پر براجمان تھے اور کچھ نیچے کارپٹ پر ہی بیٹھے ہوئے تھے-

"جیسے ہی میں نے کچن میں قدم رکھا تو سامنے...دو الٹے پیروں والی چڑیلیں ہاتھوں میں چھریاں تھامے کھڑی تھیں-" حدید کی دھیمی آواز اور چہرے کے تاثرات منظر کو خوفناک بنا رہے تھے-ازلان کی دھڑکن رکی تھی-

"چڑیلوں کے ہونٹوں پر خون کے نشانات تھے جیسے انھوں نے تازہ تازہ خون پیا ہو یا گوشت کھایا ہو..." وہ رکا اور ایک نظر سب چہروں پر دوڑائی، کسی چہرے پر خوف تھا کسی پر لاپرواہی اور کسی چہرے پر تجسس-اس نے کہانی جاری رکھی-

"مجھے پہنچنے میں دیر ہو گئی تھی وہ ایک لاش کا سفایا کر چکی تھیں، میری نظر کاؤنٹر پر پڑی اس دوسری لاش پر گئی جو انکا اگلا شکار تھی-" اس نے بولتے ہوئے امل کو دیکھا جو لاپرواہی سے سن رہی تھی-اور پھر زوہا کو دیکھا جس کے چہرے پر خوف یا لاپرواہی تو نہیں مگر تجسس ضرور تھا-

www.novelsclubb.com

"تبھی انہیں میری موجودگی کا احساس ہو گیا تو ایک چڑیل نے نظریں اٹھا کر خونکار نظروں سے میری جانب دیکھا-اس وقت جان بھی اہم تھی اور انسانیت بھی، یا میں جان بچا کر خاموشی سے وہاں سے پلٹ جاتا یا اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس لاش کو ان چڑیلوں کی بے دردی سے بچا لیتا- فیصلہ مشکل تھا مگر میں نے 'اپنی جان' پر 'انسانیت' کو اہمیت دی-اس سے پہلے وہ چڑیلیں کچھ سمجھتیں میں کاؤنٹر پر پڑی لاش پر جھپٹا اور باہر کی طرف لپکا-وہ چڑیلیں بھی میری طرف لپکیں، میں انسانیت بچا کر بھاگ رہا تھا اور وہ دونوں میرے پیچھے تھیں تبھی ایک چڑیل مجھ پر جھپٹی...

آآآ"اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا دور سے اڑتا کشن اس کے منہ پر آ لگا تو وہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا-

"حدید کے بچے تم ہمیں چڑیلیں کہہ رہے ہو؟"اس کے قہقہے پر سب کو کہانی کا پسمنظر معلوم ہوا تو زوہا کے سوا سب ہنس پڑے-

"ہم نے کب خون پیا وہ کیچپ تھی ہم بر گر کھا رہے تھے-"زوہار وہانسا سی ہوئی-امل کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی-

"اور تم انسانیت بچا کر نہیں، بلکہ ہمارا بر گر جھپٹ کر بھاگے تھے-"وہ چیختے ہوئے اس کی جانب لپکی تو وہ تیزی سے احمد کے پیچھے چھپا تھا-

"احمد بھائی بچائیں، یہ چڑیل اس لاش کی طرح مجھے بھی چیر پھاڑ کر کھا جائے گی-"احمد قہقہہ لگاتا ہوا اسے امل سے بچا رہا تھا-

"اچھا اچھا لڑیں نہیں، اب میں کہانی سناؤں گا-"ازلان بلینکٹ سے نکلتا بولا تو امل حدید کو گھورتی واپس بیٹھی تھی-

oooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

"زرش تمہیں کس قسم کی 'معقول وجہ' چاہیے؟"

وہ تینوں آئسکریم باؤل تھامے ٹیرس پر کرسیاں رکھے سردی میں بیٹھیں تھیں-

"پتہ نہیں!"

"یہ پتہ نہیں کیا ہوتا ہے؟ سیدھی طرح بتاؤ-" ردا کی بات پر زرش نے گہرا سانس لیا-

"میں جلدی میں کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی، خود کو وقت دینا چاہتی ہوں اور جب تک میرا دل مکمل راضی نہیں ہو گا میں تب تک ہاں نہیں کروں گی-"

"ٹھیک ہے، لیکن تمہارے دماغ میں کیا ہے؟..." تبھی اسکا موبائل بجا-

"میں یہ کال اٹینڈ کر لوں-"

"ہاں چلو تم کال اٹھاؤ ہم اندر جا کر بستر وغیرہ سیٹ کرتے ہیں." وہ دونوں خالی آئسکریم باؤلز اٹھاتی اندر کی جانب بڑھ گئیں-

"اسلام علیکم! کیسی ہیں ڈاکٹر زرش؟"

"وعلیکم اسلام! میں ٹھیک ہوں، لیکن لگتا ہے آپ ٹھیک نہیں ہیں، یہ اتنی رات کو خیر ئیت سے مجھے کال کر رہے ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر زرش! آپ نے اب تک ہاسپٹل کیوں جوائن نہیں کیا؟"انکی آواز میں برہمی تھی۔

"میں لاہور سے باہر..."

"کیوں؟"انہوں نے اسکی بات کو مکمل ہونے سے پہلے ہی کاٹا تھا۔

"میری کزن کی شادی...."

"آپ مزاق کررہی ہیں؟اتنا ان سیرئیس بہیویئر کب سے اپنالیا؟"

"کچھ دنوں بعد عید ہے تو.."

"مجھے کل آپ ڈیوٹی پر چاہیے۔"

"میں کل کیسے آسکتی ہوں؟ابھی..."اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ڈاکٹر شاہد نے کال کاٹ دی۔

زرش نے گہرا سانس لے کر موبائل کو دیکھا- وہ جانتی تھی ڈاکٹر شاہد اسکی چھٹیوں پر غصہ نہیں تھے بلکہ وہ اسکے ارادے بھانپ گئے تھے-

اس نے دور تک پھیلے اندھیرے کو کچھ اداسی سے دیکھا-

"زندگی کا مقصد؟" گہرا سانس لے کر اس نے خود سے سوال کیا-

oooooooooooooooooooooooooooooo

"اب ٹھیک ہو؟" انکی آواز میں تھکاوٹ تھی-

"ہاں جی! کل ڈسچارج ہو جاؤں گا-"

"پاس کوئی ہے؟"

"نہیں میں ٹھیک ہوں کسی کی ضرورت نہیں، آپ امی کو گولی لگنے کا مت بتایئے گا بس یہی کہیے گا کہ معمولی سا ایکسیڈنٹ ہے ورنہ وہ پریشان ہو جائیں گی-" مستقیم کی بات پر جبرائیل صاحب نے سر ہلایا تھا-

www.novelsclubb.com

"اپنا خیال رکھنا۔" انہوں نے فون بند کر دیا۔

"کس کا فون تھا اتنی رات کو؟" کمرے میں داخل ہوتی خدیجہ بیگم نے انکو ہاتھ میں موبائل تھام کر گہری سوچ میں پا کر سوال کیا اور ساتھ ہی قہوہ کا کپ انکے پاس سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔

"مستقیم کا فون تھا، آج صبح اس پر حملہ ہوا ہے اسی لیے ہسپتال میں ہے۔" خدیجہ بیگم نے خوف سے جبرائیل صاحب کی جانب دیکھا تھا۔

"پریشان نہیں ہوں، بالکل ٹھیک ہے، گولی بس بازو کو چھو کر گزری ہے۔" خدیجہ بیگم سہارے کے لیے بیڈ پر بیٹھی تھیں۔ لمحوں میں انکی آنکھیں بھیگی تھیں۔

"کل ڈسچارج ہو جائے گا۔" انکی بات پر خدیجہ بیگم نے آنکھیں صاف کی تھیں۔

"آپ کل جا کر اسے گھر واپس لے آئیں۔" وہ نم لہجے میں بولیں تو جبرائیل صاحب نے سر کو اثبات میں ہلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بلکہ آپ ابھی تیاری کرلیں اور اسے کل گھر لے آئیں، وہ وہاں اکیلا کتنا پریشان ہو گا؟"

"آپ بھول رہی ہیں، پچھلے سات سالوں سے مستقیم نے سارے کام اکیلے ہی کیے ہیں.."

"مگر اب وہ اکیلا نہیں ہے-" انکی بات پر جبرائیل صاحب مسکرائے تھے-

"آپ ابھی جا کر ابو بکر سے جانے کی بات کریں- وہ سٹڈی میں بیٹھا ہوا ہے- بلکہ کل تو اوہاں نے بھی جانا ہے تو سب بچوں کو بھی لے آئیے گا-"

"قہوہ پی لوں؟" جبرائیل صاحب نے سائیڈ ٹیبل پر پڑے کپ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے سوال کیا تھا-

www.novelsclubb.com

"وہ کہیں سو نہ جائے، اچھا آپ جلدی پیئیں- میں نوافل پڑھ لوں-" قہوہ کو تھامتے ہوئے انہوں نے مسکرا کر خدیجہ بیگم کی پشت کو دیکھا-

"معاف کرنا مستقیم، ماں کا حق ہوتا ہے کہ اولاد کی تکلیف جان کر اسکے لیے لمبے لمبے سجدے اور دعائیں کرے-"ابو بکر کو کمرے میں آنے کا میسج کرتے ہوئے انہوں نے دل میں کہا تھا-

oooooooooooooooooooooooo

اوہان نہیں آیا تھا بلکہ جبرائیل صاحب اور ابو بکر اپنی اپنی الگ گاڑیوں پر فجر کی نماز پر اسلام آباد پہنچ گئے تھے-

ہسپتال مستقیم سے مل کر ناشتے کے بعد جبرائیل صاحب حسن آفندی کے گھر کی جانب بڑھ گئے تھے-ابو بکر وہیں مستقیم کے پاس تھا-

وہ حسن آفندی کے گھر زیادہ وقت نہیں رکے تھے-بس کچھ ہی دیر بیٹھ کر ان سب کو شام تک تیار رہنے کا کہہ کر چلے گئے تھے، انکی حسن آفندی سے ملاقات نہ ہو پائی تھی کیونکہ وہ گھر نہیں تھا-

زرش بیگ پیک کر رہی تھی جب آمنہ نے کچھ اداسی سے اسے دیکھا-

"پہلے ہمیشہ تم مجھے الوداع کرتی تھی آج پہلی بار مجھے تمہیں الوداع کرنا پڑ رہا ہے۔"

اسکے اداسی سے کہنے پر زرش نے مسکرا کر اسکی جانب دیکھا۔

"زرش..."

"ہمم!"

"ہم جب بھی جدا ہوتے ہیں، تب ہی ایک دوسرے سے اجنبی ہو جاتے ہیں۔" وہ آنکھوں میں اداسی لیے بولی تھی۔

"ہم جدا تھوڑی ہو رہے ہیں، ملیں گے نارda کی انگیجمنٹ پر۔اور پھر تم سب نے لاہور بھی تو آنا ہے۔" وہ مصروف سے انداز میں مسکرا کر بولی تھی۔

"زرش ایک وعدہ کرتے ہیں۔" بیگ کی زپ بند کرتے زرش نے اسکی جانب دیکھا تھا۔

"کیسا وعدہ؟" وہ اب مکمل اسکی جانب متوجہ تھی۔

"ہم اب کبھی بھی اپنے درمیان اجنبیت کی دیوار نہیں آنے دیں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے۔" اس لمحے زرش اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"چاہے ہم زندگی میں کتنے ہی مختلف راستوں پر کیوں نہ ہوں ہم ایک دوسرے کو ہر خوشی اور ہر غم میں یاد رکھیں گے۔ "

"جو غلطیاں ہمارے بڑوں نے کی ہیں، ہم وہ نہیں دہرائیں گے۔" کمرے میں داخل ہوتی ردا اسکے لفظوں پر رکی تھی۔

"وہ جس طرح بچپن میں ہم ہر سال اکٹھے ہوتے تھے، ہم آئندہ بھی یوں ہی اکٹھے ہوں گے، صاف دلوں کے ساتھ، ایک دوسرے سے مخلص ہو کر۔" زرش کی آنکھوں میں نمی ٹھہری تھی وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس خاموشی میں بے شمار ان کہی ماضی کی کہانیاں تھیں۔

نم انکھوں سے مسکراتے اسنے سر ہلایا تھا۔

"اور ردا تم؟" آمنہ پلٹ کر دروازے میں کھڑی ردا کو دیکھ کر بولی تو وہ چونکی اسے کب اسکی موجودگی کی خبر ہوئی؟

"میں جانتی ہوں تمہیں دل کی بات شیئر کرنا نہیں آتی، لیکن اگر تم ہم سے شیئر کرو گی تو ہم تمہیں زیادہ کچھ نہیں مگر ایک کندھا اور مورل سپورٹ ضرور دیں گے۔جب ہم سب سے دور چلی جاؤ گی تو بھول نہ جانا۔" آمنہ کا اشارہ اسکے شادی کے بعد امریکہ چلے جانے کی طرف تھا۔

"میں پاکستان سے جا رہی ہوں اور تم سب پاکستان شفٹ ہو رہے ہو۔" ردا قریب آتی ہوئی پر شکوہ انداز میں بولی تو آمنہ ہنس دی۔

"تم پاکستان سے جا رہی ہو، تبھی تو ہم پاکستان آ رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

زرش خاموشی سے بیڈ کی پائینتی پر بیٹھی تھی۔

"اداس ہو؟" نیچے کارپٹ پر ہی بیٹھتے ہوئے آمنہ نے اس سے پوچھا۔ردا بھی نیچے وہیں بیٹھ گئی۔زرش نے ان دونوں کی جانب دیکھا۔

"ہم بڑے ہو گئے ہیں- ہماری زندگی پہلے جیسی نہیں رہی- زندگی میں نئے لوگ بھی آئے ہیں مگر جنہیں کھو دیا ہے وہ نقصان بڑا ہے- ہم سب نے اپنے اپنے حصے کی آزمائشیں دیکھیں، ہم سب نے اپنے اپنے حصے کے زخم کھائے، ہم سب نے اپنے اپنے حصے کی کامیابیاں اور محبتیں سمیٹی ہیں، ہم سب نے اپنے اپنے حصے کی کہانیاں لکھیں... مگر پھر بھی دل آج کہتا ہے کاش ہم وقت میں پیچھے لوٹ جائیں، اتنا پیچھے جب خاندان مکمل تھے، جب آنکھوں میں چھوٹے چھوٹے خواب تھے مگر کوئی پچھتاوا نہیں تھا-" ردا نے اپنی بھیگتی آنکھیں چھپائی تھیں- اس سے بڑا پچھتاوا کس کا ہو سکتا تھا؟

"لیکن ہم پیچھے نہیں جا سکتے..." وہ گہرا سانس خارج کرتی بولی تھی اسے امی کی فکر میں لپٹی ڈانٹ اور بابا کا لاڈ یاد آیا تھا-

"لیکن مزید پچھتاوؤں سے تو خود کو بچا سکتے ہیں." آمنہ ردا اور اسے دیکھتی بولی تھی- زرش نیچے انکے پاس بیٹھی تھی-

"ردا! ماؤں سے اتنا لمبا ناراض ہو کر انہیں سزا نہیں دیتے، انہیں معاف کر دیتے ہیں-" وہ اسکا ہاتھ نرمی سے تھامتی بولی تو آواز میں نمی تھی-

ردا نظریں جھکائے اپنے آنسوئں کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی- ضبط سے اسکا چہرہ سرخ ہوا تھا-

"مجھے آج بھی پچھتاؤا ہے ان سخت لفظوں کا جو میں نے آخری بار امی سے کہے تھے- اس وقت ان کے دل پر کیا گزری ہو گی جب یہ ذہن میں آتا ہے تو دل پھٹ جاتا ہے- دل چاہتا ہے کاش میں خود کو روک لوں اور امی کو اپنے سخت لفظوں سے نہ رلاؤں- لیکن میں وقت پلٹ نہیں سکتی لیکن تمہیں کہہ سکتی ہوں کہ خود کو مزید پچھتاؤں سے بچا لو-" ردا کی آنکھ سے آنسو گرا-

www.novelsclubb.com

"میں انہیں سزا نہیں دے رہی..." بولی تو آواز ٹوٹی ہوئی تھی-

"میں انہیں احساس دلوانا چاہ رہی ہوں کہ انہوں نے اپنا کتنا نقصان کر لیا ہے، میں انہیں مزید نقصان سے بچانا چاہتی ہوں-" وہ چہرے پر دونوں ہاتھ رکھتی چہرہ چھپا گئی-

"تو یہ ہوتی ہے محبت؟" زرش نے گہرا سانس لیا تھا-

"یہ خون کے رشتے کتنے عجیب ہوتے ہیں نا، ان میں اللہ نے کتنی عجیب سی کشش رکھی ہوتی ہے نا؟ وہ سو ہمیں نفرتوں کی وجوہات دیں، ہم ان سے نفرت نہیں کر سکتے- ان کی سو زیادتیوں پر ہم انتظار میں ہوتے ہیں کہ کب وہ ایک بار اپنی زیادتیوں پر معافی مانگ لیں اور ہم سب بھول کر انہیں گلے لگا لیں- ہم سو ان کی نفرتوں کے دعویدار ہوں تنہائی میں انکے لیے آنسو بہاتے ہیں-" زرش کی بات پر اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے-

www.novelsclubb.com

"زرش! ظلم گھروں کو تباہ کر دیتا ہے، دیکھو ہمارا گھر بھی تباہ ہو گیا- ہمارے ماں باپ کی موجودگی میں ہمارا گھر تباہ ہو گیا- امی نے مائرہ بھابھی اور تم سب کے ساتھ

بہت ظلم کیا،ان سے کہنا ہمیں معاف کر دیں۔"اسکی آنکھوں میں دکھ اور پچھتاؤں کے گھر آباد تھے۔اور آواز میں انتہا کا کرب۔

oooooooooooooooooooo

وہ سب لاہور جا رہے تھے۔اس گاڑی میں جبرائیل صاحب ڈرائیونگ سیٹ پر تھے اور پیسنجر سیٹ پر مستقیم جبرائیل تھا اور پیچھے زرش اور حدید تھے باقی سب ابو بکر کی گاڑی میں تھے۔

وہ لاہور میں داخل ہو چکے تھے جب زرش کا موبائل بجا۔کال ان نان نمبر سے تھی اس نے اٹینڈ کر لی۔

"جی میں سائیکالوجسٹ زرش بات کر رہی ہوں۔"اسکی آواز پر مستقیم کے کان کھڑے ہوئے تھے۔اس نے اسے بیک ویو میرر سے فون کان پر لگائے دیکھا تھا، نظریں اسکی ونڈو سے باہر تھیں۔

"میں چھٹیوں پر ہوں آپ کسی اور سائیکالوجسٹ سے رابطہ کریں۔"

"نہیں، آن لائن کانسلنگز میں اب نہیں دیتی-"

"اللہ حافظ!" کچھ بے دلی سے اس نے کال کاٹ دی-

جبرائیل صاحب نے اسے بیک ویئو مرر سے دیکھا تھا-

"ہاسپٹل کب دوبارہ جوائن کرنا ہے؟ کچھ زیادہ چھٹیاں نہیں ہو گئیں؟" انہوں نے ڈائیریکٹ اس سے سوال کر ڈالا- زرش نے گہری سانس لی-

"میں واپس پہنچ کر ریزائن کردوں گی-" اس نے اپنے ارادوں سے آگاہ کیا- مستقیم نے حیرت سے باقاعدہ اسے پلٹ کر دیکھا- زرش سے نظریں ملیں تو آنکھوں میں سوال ہونے کے باوجود چہرہ موڑ گیا-

جبرائیل صاحب نے مزید سوال نہ کیا وہ یقیناً اس پر اطمئنان سے گفتگو کرنا چاہتے تھے اور زرش کو اسکا انتظار تھا-

OOOOOOOOOOOOOOOO

آج عید کا دن تھا- گھر کے تمام مرد حضرات نماز کے بعد قربان گاہ میں تھے-

گھر میں مختلف کھانوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی-آج بڑے ابا کی فیملی نے دوپہر کا کھانا ادھر ہی کھانا تھا-اسی لیے ایک جلدی سی مچی ہوئی تھی-

مائرہ کچن میں کھڑی کلیجی بھون رہی تھی جو کچھ دیر پہلے اوہان دے گیا تھا، باقی گوشت آنا ابھی باقی تھا-

زرش ایک طرف کھڑی پاستا بنا رہی تھی کیونکہ کلیجی اور گوشت تو صرف بڑوں کے لیے تھا-اس نے آف وائٹ کڑاھی والا ڈریس پہنا ہوا تھا-ایک ہاتھ میں گجرے پہنے ہوئے تھے جو اوہان گھر کی تمام خواتین (آنی سے لے کر ہانیہ تک) کے لیے لایا تھا-لائٹ سا میک اپ کیے سر پر ڈوبٹہ ٹکائے وہ مائرہ اور نویرہ سے باتوں میں مصروف تھی-نویرہ چاول صاف کر رہی تھی-کیونکہ مستقیم نے تو پلاؤ کھانا تھا خدیجہ بیگم کے ہاتھ کا بنا ہوا-

www.novelsclubb.com

خدیجہ بیگم باہر لاؤنج میں ہانیہ کو فروٹس کھلانے کی جدوجہد کر رہی تھیں-اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا-

امل اور زوہا باہر لان میں ہر اینگل سے تصاویر کھینچ رہی تھیں-

oooooooooooooooo

دستر خواں زمین پر بچھایا گیا تھا- بڑے ابا بس صوفے پر بیٹھے تھے باقی سب دستر خواں کے گرد تھے-خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا جارہا تھا، آج بڑے ابا بھی اچھے موڈ میں تھے- تبھی باقی سب بھی ہلکے پھلکے ماحول میں کھانا کھارہے تھے- سوائے سعد کے جو شاید زرش سے ناراض تھا-زرش نے اس بات کو واضح کردیا تھا کہ وہ سعد سے شادی نہیں کرے گی تبھی وہ کچھ لمحوں بعد زرش کو برھمی سے گھورتا اور مستقیم اسے- ثمرین پھوپھو نے زرش کو خاص طور پر اپنے قریب بٹھایا تھا-انکے انداز میں نرمی تھی، زرش نے خاندان میں ان کے متعلق کچھ خاص اچھا نہیں سنا تھا مگر اب انکے قریب بیٹھ کر انکی باتیں سن کر اسے احساس ہوا تھا کہ وہ اس سے مختلف تھیں جو سب انکے بارے میں کہتے تھے-زرش کے انکار کے باوجود انکے رویۓ میں تبدیلی نہیں آئی تھی-

www.novelsclubb.com

باتوں باتوں میں ذکر ردا اور رافع کی منگنی کا چھڑ گیا۔زرش نے ایک نظر رافع کو دیکھا جسے اس نے کبھی بات کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا، وہ سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ اتنے خاموش اور لاتعلق سے انسان کے ساتھ ردا کی نبھ جائے گی؟اس نے نوٹ کیا تھا رافع اسلام آباد میں ردا سے بھی اتنا ہی لاتعلق تھا جتنا یہاں موجود باقی سب لوگوں سے۔اس نے اگلی نظر اوہان پر دوڑائی تھی جو ہانی کو گود میں لیے سب کی باتوں کی جانب متوجہ خود کھاتے ہوئے ہانی کو بھی کھانا کھلا رہا تھا۔رافع اور اوہان میں زمین آسمان کا فرق تھا پر شاید ردا کی قسمت میں رافع ہی تھا۔اس نے گہری افسردہ سانس خارج کی تو اس کی نظر مستقیم کی نظر سے ٹکرائی وہ فرصت سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ایک لمحے کو اسکا دل زور سے دھڑکا۔اس نے آئی بروز اٹھا کر اسکے دیکھنے کی وجہ جاننی چاہی، تو وہ کندھے اچکا کر مسکرا دیا۔زرش اسے دیکھ کر رہ گئی۔ اسکا زخم اب قدرے بہتر تھا تبھی ہنستا مسکراتا تندرست دکھتا تھا۔

ooooooooooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

"یہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔زی!"زرش کا راستہ روکتا وہ دکھ اور برہمی کے ملے جلے تاثر سے بولا تھا۔

"پہلی بات میرا نام زرش ہے اور ٹرسٹ می،آپ کو مجھ سے بہتر لڑکی مل جائے گی۔"وہ سنجیدہ سے بولی تھی۔

"آپ سے بہتر؟اور وہ کیسی ہو گی؟"وہ بازو سینے پر باندھتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔

زرش نے کندھے اچکائے۔

"شاید ایسی جو آپکے امریکی ہونے کے باوجود آپکی اتنی اچھی اردو پر امپریس ہو جائے۔"زرش کی بات پر وہ زرش کو گھور کر رہ گیا۔انہیں لان میں کھڑا دیکھ باہر آتا مستقیم چونکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا نہیں ہے کہ مجھے آپ پسند وسند آگئی ہیں،آپ سے زیادہ خوبصورت لڑکیوں کو میں جانتا ہوں۔مجھے تو بس اسکا دکھ ہے کہ میں نے پہلے ہی اپنے دوستوں کو آپ

کے بارے میں بتادیا ہے۔اب وہ کیا کہیں کہ مجھے یعنی سعد کو 'کسی پاکستانی 'لڑکی نے ریجیکٹ کردیا۔"

"اوہ تو معاملہ اونچی ناک کا ہے۔"زرش ہنس کر بولی تھی۔انہی کی طرف قریب آتے مستقیم نے اسکی ہنسی سنی تھی۔

"تو اور کیا۔"اسکے ہنسنے پر وہ مزید دکھ سے بولا تھا۔

"تو آپ کہہ دیجیۓ گا کہ آپ نے مجھے رجیکٹ کیا ہے سمپل!"

مستقیم نے قریب آکر گلا کھنکھارا تھا۔سعد نے کچھ بدمزا ہو کر اسے گھورا تھا۔

"زرش باہر سردی ہے اندر چلی جائیں۔"اسکی بات پر زرش نے کچھ حیرت سے اسکی جانب دیکھا لیکن پھر سر ہلاتی اندر چلی گئی باہر واقعی سردی تھی۔اسکے اندر کی جانب بڑھ جانے پر مستقیم بھی اپنی گاڑی کی جانب بڑھنے لگا جب سعد نے اسے پکارا۔

"یہ مت سمجھنا کہ زی نے تمہاری وجہ سے مجھے انکار کیا ہے-" وہ مستقیم کے سامنے آتے ہوئے بولا جبکہ مستقیم اسکے 'زی' پر اسے گھور کر رہ گیا-

"پھر کس وجہ سے انکار کیا ہے؟" چیلنجنگ انداز میں پوچھا گیا تھا-

"کیونکہ زی کو لگتا ہے کہ مجھے اس سے بھی بہتر لڑکیاں مل سکتی ہیں، اور یہ سچ بھی ہے....-"

"گڈ فار یو-" اسکی بات کاٹتا وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا- جبکہ سعد کو اسکی یہ حرکت غصہ دلا گئی-

"ایٹیٹیوڈ تو ایسے دکھا رہا ہے جیسے مجھ اکیلے کو رجیکٹ کیا ہو!" وہ اسکی پشت دیکھتا بڑبڑایا تھا-

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooo

ملکہ عید کی چھٹیوں پر اپنے گھر گئی ہوئی تھی اسی لیے زرش پچھلے ہفتے سے نیچے شبانہ بیگم کے کمرے میں سو رہی تھی- اس وقت وہ اوپر لاؤنج میں بیٹھی ایک کیس سٹڈی

کررہی تھی کہ تھکاوٹ سی محسوس ہوئی اور وہ لیپ ٹاپ کو فولڈ کر کے ایک طرف رکھتے ہوئے صوفے پر ہی لیٹ گئی- کچھ دن بعد ردا کی منگنی تھی- اور اس نے ڈاکٹر شاہد کو کزن کی منگنی کا کہہ کر ٹالا ہوا تھا ورنہ وہ ہسپتال جوائن کرنے کا روز کہتے- لیٹے لیٹے اسکا دماغ سن ہوتا گیا- کئی ساعتیں بیت گئیں- ہر طرف خاموشی تھی... گہری خاموشی-

پھر ایک دم اسکی آنکھ کھل گئی- وہ کچھ لمحے سیلنگ کو دیکھتی رہی اور پھر اٹھ بیٹھی- کسی احساس کے تحت اس نے اپنی آنکھ کے کنارے کو چھوا تھا جو گیلا تھا- اس نے شاید کوئی خواب دیکھا تھا، مگر اسے یاد نہ تھا-

اسی لمحے دل میں ایک احساس جاگا جس کے تحت وہ صوفے سے اتری اور تیزی سے کمرے سے نکلی، لاؤنج کی لائٹس آن تھیں اور اواہان کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا، اسکا دل گھبرایا- جس وقت وہ لیٹی تھی وہ مغرب کا وقت تھا مگر اب رات گہری ہو چکی تھی- کسی نے اسے جگایا نہیں؟ ناجانے کہاں سے دل میں وہم جاگا- لاؤنج

www.novelsclubb.com

سے ہوتے ہوئے جیسے ہی نیچے کو جاتی پہلی سیڑھی پر اس نے قدم رکھا وہیں اس کے دل میں جاگے وہم کی تصدیق ہو گئی-اسکا دل سوکھے پتے کی مانند کانپا-

اس آواز نے اسکے قدموں کو جکڑ لیا اور وہ وہیں ریلنگ کو تھامتے ہوئے بیٹھتی گئی تھی- جیسے ٹانگوں سے جان کھینچ لی گئی ہو-

نیچے سیڑھیوں کے عین اخیر پر موجود کمرہ روشن تھا-پہلے وہاں خاموشی ہوتی تھی مگر آج وہاں شور تھا-

"امی...؟"اسکی آنکھوں میں صدمہ تھا-اور جسم خوف سے کانپنے لگا تھا-

"اتنا لمبا انتظار اور...."اس نے دائیں ہاتھ سے ریلنگ کو تھامے ہوئے اپنا سینہ مسلا تھا،سانسیں کہیں اٹک گئی تھیں-

www.novelsclubb.com

جیسے جیسے نیچے سے آتی آواز میں شدت بڑھ رہی تھی ویسے ویسے اسکی آنکھوں میں پانی جمع ہو رہا تھا-

"اللہ..."اس نے اپنی ہچکی کو روکا تھا-

کمرے سے کوئی نکلا تھا، اس نے سر اٹھانے اور دیکھنے کی ہمت نہیں کی تھی۔ کوئی اوپر اسی کی جانب آ رہا تھا۔ آنے والے کے قدم بھی بھاری ہو گئے تھے۔

کاش اس لمحے اسکا دل دھڑکنا چھوڑ دے، کاش سیڑھیوں پر چڑھتا شخص کبھی اس تک نہ پہنچ پائے، کاش یہ خواب ہو، کاش یہ وہم ہو۔

"زرش..." اس نے نم آنکھوں سے سامنے بھیگا چہرہ لیے کھڑے اوہان کو دیکھا تھا۔

وہ لمحہ تصدیق کا تھا، سات سال پہلے ٹوٹی قیامت آج پھر لوٹ آئی تھی۔

"زرش! آج ہم ایک بار پھر تنہا رہ گئے۔" وہ ہمت ہارتا وہیں اسکے قدموں کے قریب سیڑھی پر بیٹھ گیا تھا۔

"اللہ! اتنا لمبا انتظار اور..." اسکا دل چاہا تھا وہ چیخ چیخ کر روئے، اسکا دل چاہا وہ اللہ سے شکوہ کرے۔ کیوں انہیں انتظار کی سولی پر چڑھا کر انکا دم کھینچ لیا گیا؟

اس نے دل کو آخری حد تک مضبوط کیا۔

"اناللہ وانا الیہ راجعون۔"اس نے اپنی کانپتی زبان پر قابو پاتے ہوئے آواز سے یہ الفاظ ادا کیے-وہ ایک لمحہ سو برسوں سے زیادہ بھاری تھا-

"بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہین-"

اسکے آنسوئں میں روانگی آئی تھی-

یہی صبر کا قیمتی لمحہ تھا-

یہی اللہ کو راضی کرنے کا لمحہ تھا-

اللہ کی طرف سے جو حکم اترا تھا اسکی تکمیل کی جاچکی تھی-

اللہ نے اپنا عطیہ واپس لے لیا تھا،اللہ نے اپنی سپرد کی ہوئی امانت واپس لے لی تھی-

www.novelsclubb.com

یہ شکوہ کا وقت نہیں تھا-یہی وہ لمحہ تھا جو رضاألہی کی وجہ بننے والا تھا-

اس نے گھٹنوں میں اپنا سر دیا تھا-

اس لمحے صبر نہیں آرہا تھا،اس نے اپنے ذہن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان لفظوں کو دہرایا-

"ان العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضیٰ ربنا-"

"بے شک آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دم مغموم ہے اور زبان سے ہم وہی کہیں گے جو اللہ کو پسند ہو-"

"انا للہ وانا الیہ راجعون."

ooooooooooooooooooooooooo

کئی دن گزر گئے زندگی معمول پر لوٹ آئی تھی- مستقیم جبرائیل کا لاہور ٹرانسفر ہو چکا تھا-ردا کی منگنی روک دی گئی تھی-اب اگلے ہفتے اسکا نکاح تھا-یہ بڑے ابا کا ہی مشورہ تھا-اور چونکہ ثمرین پھوپھو کی فیملی نے واپس امریکہ بھی لوٹنا تھا تو یہی طے پایا کہ نکاح کے بعد ولیمہ کر کے وہ ردا کو رخصت کر لے جائیں گے-

واش بیسن پر جھک کر اس نے پانی کی کئی چھینٹیں چہرے پر ماری مگر اضطراب تھا کہ ختم ہونے کو ہی نہیں آرہا تھا۔اس نے ایک نظر آئینہ میں اپنا عکس دیکھا۔

سیڑھیاں اترتی وہ نیچے آگئی۔ سیڑھیوں کے اخیر پر موجود کمرے کے قریب ایک لمحے کو رکی۔ قدم بھاری ہوگئے۔اس نے اس کمرے کے بند دروازے کی جانب نہیں دیکھا۔قدم مزید بھاری ہوتے گئے اور وہ اٹھاتی گئی۔ لاؤنج میں صوفے کے قریب پہنچتے ہی ہمت نے جواب دیا اور وہ وہیں ٹک گئی۔ صوفے کی پشت پر سر ٹکاتے ہوئے وہ آنکھیں میچ گئی تھی، دماغ الجھا ہوا تھا۔

"امی ؟"امل نے صدمے سے وہ چہرہ دیکھا تھا جو کفن میں لپٹا ہوا تھا۔اس نے صدمے سے زرش کی جانب دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ تو کہتی تھیں امی ٹھیک ہو جائیں گی ؟"اس نے زرش کو جھنجھوڑا تھا۔

"امی !.....امی...امیییی...!" وہ امل کو سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ اپنا آپ چھڑوا کر امی کے جنازے کے پیچھے بھاگنا چاہتی تھی-زرش نے آنکھیں کھولی تو وہ بھیگی ہوئی تھیں-

"تم نے مجھ سے میری بیٹی چھین لی، خدا تم سے تمہاری ماں چھین لے-" اس نے گہرا سانس لے کر مین دروازے سے باہر دیکھا-باہر گہرا اندھیرا پھیلا ہوا تھا-اس نے ایک نظر گھڑی پر دوڑائی رات کے گیارہ بج رہے تھے اور وہ انتظار کر رہی تھی، مستقیم جبرائیل کا-وہ ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا-لاہور میں نیا نیا آفس سیٹ کیا تھا اسی لیے وہ گھر لیٹ ہی آتا تھا، جب سب سو چکے ہوتے-وہ سارا دن بھی گھر نہ لوٹا تھا-

گاڑی سے نکل کر جیسے ہی وہ لاؤنج میں داخل ہوا تو پہلی ہی نظر اس پر گئی جو گہری سوچ میں کھوئی صوفے پر بیٹھی تھی-اس پر نظر پڑتے ہی وہ رک گیا-اپنی والدہ کی وفات کے بعد سے وہ یوں ہی خاموش اور کھوئی کھوئی سی ہو گئی تھی-

اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر کافی ٹیبل کو بجایا تو وہ چونکی-

اس کی آنکھیں سنجیدہ تھیں-

"میں آپکا ہی انتظار کر رہی تھی-" اسکی بات پر مستقیم نے اثبات میں سر ہلایا-

"مجھے آپکی مدد چاہیے-" کچھ توقف کے بعد وہ سنجیدگی سے بولی-

"کیسی مدد؟" وہ بھی سنجیدہ تھا-

"میری کلائنٹ نوشابہ کے قاتل تک پہنچنے میں-" اسکا مؤقف واضح تھا- مستقیم نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا-

"کافی دیر نہیں کر دی، میں تو کب سے انتظار کر رہا تھا-" اسکی آنکھوں میں مسکراہٹ تھی-

"کس چیز کا انتظار؟" زرش نے کچھ الجھ کر سوال کیا- پر وہ کچھ بھی کہے بغیر بات بدل گیا-

"اچھا بتاؤ میں کیسے مدد کر سکتا ہوں؟" اس نے اسکا سوال نظرانداز کیا تھا۔

"اپنی اتھارٹی سے۔" مستقیم نے کچھ سمجھتے ہو سر ہلایا۔

"مجھے اس شخص تک پہنچنا ہے۔" زرش نے منی پلاسٹک بیگ میز پر رکھا تھا، جس میں ٹوٹا ہوا کف لنک تھا۔

"اور ہم اس تک کیسے پہنچ سکتے ہیں؟" مستقیم کے سوال پر اس نے کندھے اچکائے تھے۔

"اگر یہ بھی مجھے پتہ ہوتا تو میں یہاں نہ بیٹھی ہوتی۔" اسکے سنجیدگی سے کہنے پر وہ مسکرا دیا۔

"اوکے ہو جائے گا۔" وہ مطمئن سا بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسے؟" زرش نے کچھ تجسس سے پوچھا۔

"وہ میں کل بتاؤں گا۔" پلاسٹک بیگ اٹھاتا ہوا وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ کچھ آگے جا کر رکا، پلٹا۔ وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"زرش!" اس نے دھیمے سے اسے پکارا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"ریلیکس...وقت کے ساتھ سب آسان ہو جائے گا۔" مسکرا کر کہتا وہ پلٹ گیا۔

ooooooooooooooooo

کمرے سے نکل کر وہ ہاتھ میں موبائل ٹارچ پکڑے لاؤنج میں داخل ہوئی تھی۔ رک کر لاؤنج کی لائٹس آن کرنا چاہی مگر شاید لائٹ نہیں تھی۔ تبھی اسکی نظر نیچے سیڑھیوں پر جلتے زیرو کے بلب پر گئی تو حیران ہوئی۔ اوہاں کے کمرے کا دروازہ کھول کر جھانکا تو وہ اور حدید گہری نیند میں تھے۔

وہ اس وقت تہجد کے لیے اٹھی تو کمرے کو اندھیرے میں پایا۔ وضو کرنے گئی تو پانی بھی نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

لائٹ تھی مگر شاید چھت کی لائٹ کا کوئی مسلہ تھا۔

وہ کچھ سوچتی نیچے کی جانب بڑھ گئی۔ سیڑھیوں پر ہی تھی کہ ایک آواز نے اسکے قدم جکڑے تھے۔

وہ وہیں تھم گئی ایک بھی قدم مزید نہ اٹھایا-اس نے پہلی بار اسکی آواز سنی تھی-وہ قرآن کی قرأت کر رہا تھا، اسکی آواز اتنی اونچی تھی کہ اسکے کمرے کا دروازہ بند ہونے کے باوجود بھی اسکی مدھم آواز سیڑھیوں پر آرہی تھی-

"وعبادالرحمٰن !" وہ وہیں پر سیڑھی کے اسی ذینے پر بیٹھ گئی اور آنکھیں موند لیں-

ناجانے کیوں زرش کو اسکی آواز پر اسلام صبحی کی آواز کا شائبہ ہوا تھا-

وہ اپنے کمرے میں جائے نماز پر قبلہ رخ بیٹھا ہوا تھا- سر جھکا ہوا تھا اور آنکھیں بند تھیں-بند آنکھوں میں بھی نمی واضح تھی-وہ حافظِ قرآن تھا-روز صبح قرآن ترتیب سے دہراتا تھا لیکن آج اس نے ترتیب سے ہٹ کر سورۃ فرقان کی آخری آیات کی تلاوت کو چنا تھا-

www.novelsclubb.com

اسکے دماغ کے پردوں پر ایک روشن منظر چل رہا تھا-

اتنا روشن کہ اسکی آنکھیں چندھیائی تھیں-

اس روشنی میں دور کہیں سفید جوڑے میں موجود سر پر ٹوپی جمائے بارہ سالہ مستقیم جبرائیل قرآن کو سینے سے لگائے ایک شفاف پانی کے جھرنے کے قریب پڑے بڑے پتھر پر ٹھنڈے پانی میں پاؤں لٹکائے سرشار سا بیٹھا تھا۔

آنکھوں میں محبت لیے اس نے سیاہ جلد والے قرآن کو کھولا تو کسی منور روشنی کی کرنوں نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا۔

"وعبادالرحمٰن...." اس نے اپنی ساحرانہ آواز میں تلاوت شروع کی تھی۔

سات سال پہلے جیل کی کوٹری کی تنہائی میں دیکھا گیا خواب آج دہرایا گیا تو وہ ساکت ہو گیا۔

سات سال سے وہ 'عبادالرحمٰن' کے سفر پر ہونے کے باوجود وہ آج بھی پہلے دن کی طرح 'عبادالرحمٰن' سے دور تھا۔

باہر سیڑھی کے زینے پر بیٹھے ایک پرانا منظر جھماکے کی صورت اسکی آنکھوں کے پردوں پر روشن ہوا تو اس نے ایک دم تیزی سے آنکھیں کھولی تھیں۔

مستقیم جبرائیل کی اب آواز نہیں آرہی تھی وہ یقیناً آیات مکمل کر چکا تھا-اس خاموشی میں اس نے سات سال پہلے دیکھے گئے خواب کو دوبارہ دماغ میں دہرایا تھا جو بابا کی وفات سے کچھ دن پہلے اس نے دیکھا تھا-

کچھ خواب ہوتے ہیں جو دماغ پر نقش ہو جاتے ہیں یہ خواب بھی انہی خوابوں میں سے ایک تھا-اس نے اس خواب کے ایک حصے میں خود کو اور اپنے بہن بھائیوں کو پہاڑ کی چوٹی پر تنہا روتے ہوئے دیکھا تھا-اور پھر جب کچھ دن بعد امی بابا کا ایکسیڈنٹ اور بابا کی وفات ہوئی تو وہ اس خواب کا پسمنظر سمجھ کر بہت روئی تھی-نا جانے کیوں وہ خواب کا پہلا حصہ فراموش کر گئی تھی-آج اس آواز کو سن کر اسے اپنے خواب کا فراموش کیا ہوا وہ حصہ یاد آیا تھا-

www.novelsclubb.com

اس نے آنکھیں بند کیں-کچھ لمحے آنکھوں کے پردوں کی سیاہی دیکھ لینے کے بعد اسکا دماغ اسے وہیں اس وادی میں لے گیا-وہاں آسمان پر سفید روئوں کی مانند اڑتے بادل ایک نقطے پر اکھٹے ہو رہے تھے اور اسی نقطے سے روشنی پھوٹ رہی تھی-اس

تیز روشنی کی شعاؤں میں ایک سایہ لہرایا تھا۔دونوں ہاتھوں کو آپس میں دعا کی صورت میں جوڑے آسمان کی جانب اٹھائے،سیدھی کمر کے ساتھ نماز کی پوزیشن میں بیٹھے اس شخص نے چہرہ آسمان کی جانب اٹھایا ہوا تھا۔چہرے پر سنجیدگی لیے ان آنکھوں میں امید تھی،سفارش تھی،التجاء تھی اور بھیک تھی۔وہ شخص انجان ہو کر کوئی بہت شناسا سا تھا۔وہ آنسو اس شخص کی آنکھ سے گرا تھا یا وہ آسمان سے گرا کوئی بارش کا پہلا قطرہ تھا جو زمین پر گرتے ہی کبھی نہ ملنے کے لیے لاپتہ ہو گیا تھا۔

تب وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی مگر آج وہ جانتی تھی کہ وہ کون تھا۔

سورج اس شخص کے عقب میں ڈوب رہا تھا اس شخص کے چہرے کی سیدھ میں ایک شفاف اور ٹھنڈے پانی کا دریا بہہ رہا تھا جسکی ٹھنڈک اسے یہاں تک اتنے دور کھڑے محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زرش نے آنکھیں کھول دیں۔اسکی آنکھیں نم تھیں۔

ایک دم سے سب واضح ہوا تھا- وہ وہاں گھرے جنگل میں اس سے آگے چل رہا تھا- اسکا لباس عربیوں کے طرز کا تھا- وہ کوئی راستہ ڈھونڈ رہا تھا- وہ اسکے پیچھے قدم اٹھا رہی تھی-

جس چیز کی اسے تلاش تھی اسی چیز کی تلاش اسے بھی تھی-

"آپکی زندگی کا مقصد کیا ہے؟"

وہ سیڑھیوں سے اٹھ گئی تھی- اوپر اب لاؤنج میں لائٹ جل رہی تھی- شاید لائٹ ہی گئی تھی اور نیچے یو پی ایس پر لائٹ جل رہی تھی- اس نے کچن میں جا کر موٹر کا بٹن چلایا تھا- کچن سے ہی وضو کر کے لاؤنج میں آئی تھی- جائے نماز بچھایا تھا اور تہجد کی نماز ادا کی تھی-

www.novelsclubb.com

نماز پڑھنے کے بعد وہ وہیں جائے نماز پر ہی بیٹھی رہی تھی فجر کی اذان ہونے ہی والی تھی-

اس نے سر جھکا کر آنکھیں بند کر کے اپنی زندگی میں شناسائی کے آغاز کو سوچا تھا-

جسکا آغاز 2013 میں ہوا تھا-اس سے پہلے وہ جو بھی تھی 'زرش' نہیں تھی-

اسے وہ شام یاد آئی تھی،اور وہ شخص بھی جوانجانے میں اسے زندگی کی شناسائی تھما گیا تھا-

"ایسی جگہیں محفوظ نہیں ہوتیں اسی لیے عقل کا تقاضہ یہی ہے کہ ایسی جگہوں سے گریز کیا جائے۔"اور وہ دوبارہ کبھی کسی ایسی جگہ نہیں گئ تھی-

"مجھے لگتا ہے ہر انسان کو کم از کم اتنا آزاد تو ضرور ہونا چاہیے کہ اپنی قائم کی گئی ویلیوز پر قائم رہے اور کسی کی بھی خاطر ان سے نہ ہٹے۔جہاں ہم دوسروں کی خوشی اور رضا کی خاطر اپنی ویلیوز چھوڑتے ہوئے اپنی طے شدہ باونڈریز کراس کرتے ہیں وہیں سے ہماری غلامی کا آغاز ہوتا ہے۔میرا نہیں خیال کہ بحیثیت انسان آپکو غلامی قبول ہوگی!"وہ اس عمر میں اسے کتنا بڑا سبق سکھا گیا تھا-اس نے واقعی وہ سبق یاد رکھا تھا اور دوسروں کی خوشی پر اپنی ویلیوز کو رکھنا سیکھا تھا-

www.novelsclubb.com

نو سال پہلے 2013 میں وہ اسکی زندگی میں تب آیا تھا جب اسے شدت سے کسی مددگار کی ضرورت تھی-وہ شام اور وہ شخص اسکی زندگی کا رخ موڑ گئے تھے-

سات سال پہلے 2015 میں مائرہ کے ولیمے پر بھی وہ تب آیا تھا جب اسے شدت سے کسی مددگار کی ضرورت تھی-نو سال بعد 2022 میں اب بھی وہ اسکی زندگی میں دوبارہ تب آیا تھا جب اسے کسی مددگار کی شدت سے ضرورت تھی-اس نے گہری سانس لی تھی-

اسے احساس بھی نہ تھا اور وہ سالوں سے ایک ہی سفر پر ساتھ تھے،ایک ہی منزل کے متلاشی-

ooooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

آج بھی مستقیم نے گھر رات دیر سے آنا تھا تو اس نے زرش کو اپنے آفس ہی بلا لیا تھا-

اس وقت وہ کرسی پر بیٹھی اسکے آفس کا جائزہ لے رہی تھی- مستقیم کے اسسٹنٹ نے بتایا تھا کہ وہ میٹنگ میں مصروف ہے تو اسے انتظار کرنا ہوگا- وہ وقت سے کچھ پہلے آگئی تھی-

آفس کا جائزہ لیتے ہوئے اسکی نظر سامنے میز پر پڑی کھلی فائل پر گئی تو وہ اسے اٹھا کر دیکھنے لگ گئی پھر ایک دم چونکی- وہ تصویر...وہ کسی چودہ پندرہ سالہ بچی کی تصویر تھی- زرش کو نا جانے کیوں وہ جانی پہچانی لگی مگر یاد نہ آئی تبھی آفس کا دروازہ کھلا- اس نے فائل واپس رکھتے ہوئے پلٹ کر دیکھا- توقع کے مطابق مستقیم ہی تھا- اسکے چہرے پر اسے وہاں بیٹھا دیکھتے ہی کانوں تک چھوتی مسکراہٹ پھیل گئی تھی-

"ریلی سوری! آپکو اتنا انتظار کرنا پڑا- مجھے امید تھی کہ میٹنگ جلدی ختم ہو جائے گی مگر غیر متوقع طور پر وہ لمبی ہوتی گئی-" وہ اپنی کرسی پر بیٹھتا شرمندہ سا بولا-

"کوئی بات نہیں، زیادہ دیر نہیں ہوئی مجھے آئے ہوئے-"

"کیا لیں گی چائے یا کافی-"

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں کچھ نہیں۔"اس نے فوراً منع کیا تھا۔

"ایسے کیسے کچھ نہیں؟ پہلی بار میرے آفس آئی ہیں تو کچھ کھلائے بغیر تو نہیں بھیجوں گا۔" وہ مسکرا کر کہتا کرسی سے اٹھتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔

اسکی مسکراہٹ اور انداز چیخ چیخ کر بتا رہے تھے کہ وہ اسکی آمد پر کتنا خوش تھا۔

کچھ دیر بعد وہ لوٹ کر آیا تو ہاتھ میں ٹرے تھی اس پر دو کپ چائے، کیک کا سلائیس اور نگٹس تھے۔

"چائے میں نے خود بنائی ہے، پی کر بتائیں کیسی ہے؟" ایک کپ چائے کا اس کے سامنے رکھتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا تھا۔ زرش بس سر ہلا کر رہ گئی۔

"آپ نے نوشابہ کیس کے متعلق کچھ ڈسکس کرنے کو بلایا تھا۔" وہ چائے کا گھونٹ بھرتی اسے یاد دلا رہی تھی۔

"چائے کیسی ہے؟"

"ہیں...؟" اس نے چونک کر چائے کو دیکھا۔

"پھیکی ہے-"اس نے بغیر سوچے بول دیا-کچھ حیرت سے اس نے اپنی چائے کا گھونٹ بھرا-

"نہیں تو-"گھونٹ بھر کر زرش کو دیکھا-

"مائرہ بھابھی نے تو بتایا تھا کہ آپ اتنی ہی چینی لیتی ہیں-"اسکی بات پر زرش کی آنکھیں پھیلی تھیں-

"آپ نے مائرہ آپی سے پوچھا؟"وہ حیرت زدہ تھی-

"نہیں تو انہوں نے خود ہی بتایا کہ آپکو میٹھا بہت پسند ہے،اپنی طرف سے تو میں نے زیادہ چینی ہی ڈالی پر آپکو شاید زیادہ مٹھاس پسند ہے-"سوچ کر وہ کہتا زرش کی گھوری نظرانداز کر گیا-

www.novelsclubb.com

"یہ مائرہ بھی نا.."زرش سوچ کر رہ گئی-وہ ایک بار پھر آفس سے باہر نکل گیا-کچھ ہی لمحوں میں واپس آیا تو ہاتھ میں شوگر پوٹ اور ایک چمچ تھا-اسکے سامنے رکھتے ہوئے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا-زرش نے گہری سانس لے کر شوگر پاٹ کو دیکھا-

"یہ کچھ لوگوں کی انفارمیشن ہے-"اٹھ کر الماری سے ایک فائل اٹھالایااور زرش کے سامنے رکھی-

"یہ سب وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ نوشابہ کا یونیورسٹی میں اٹھنا بیٹھنا تھا-ان میں سے لاہور میں تو صرف یہ دو لوگ ہی ہیں جنکو میں نے ہائیلائٹ کیا ہے-"زرش نے اس لسٹ کو دیکھا-

"کیاان سے ملنا ہوگا؟"زرش نے مستقیم کو دیکھ کر سوال کیا تھا-

"ہاں جو دو لوگ لاہور کے ہیں ان سے پہلے مل لیتے ہیں باقی چونکہ اسلاآباد کے ہیں توان سے ملنے کے لیے اسلام آباد جاناپڑے گا-"

"دو تین دن بعد ہم جارہے ہیں اسلام آباد-"اسکی بات پر مستقیم نے اثبات میں سر ہلایا-

"ہو سکتا ہے وہ خودکشی والے دن ان دونوں میں سے کسی سے ملنے آئی ہو کیونکہ اسکا کوئی رشتے دار لاہور موجود نہیں-"اسکی بات پر مستقیم نے سر ہلایا-

www.novelsclubb.com

"ممکن ہے، یہ نگٹس اور کیک بھی کھائیں آپ کے لیے ہیں-" زرش نے فائل سے نظر اٹھا کر بھری ہوئی ٹرے کو دیکھا اور ایک نگٹ کیچپ میں ڈبو کر منہ میں ڈالا-

"یہ بھی آپ نے فرائی کیے ہیں؟" اسکے سوال پر مستقیم شرمندہ سا مسکرا دیا-

"نہیں یہ ہمارے شیف نے بنائے ہیں-" وہ مسکرادی- اسے افسوس ہوا تھا کہ وہ اس نے خود فرائی کیوں نہیں کیے-

"اگلی بار جب آپ آئیں گی میں خود فرائی کروں گا-" اسکی بات پر زرش نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دی تھی- اسکے ہنسنے پر وہ کھل کر مسکرا دیا-

"یہ کون ہے-" بات بدلتے اسنے میز پر پڑی فائل کی جانب اشارہ کرتے سوال کیا تھا-

"یہ...اسی کو ڈھونڈنے کے لیے ہی تو میں مری گیا تھا-" اسکی بات پر زرش نے کیک کا سلائس اٹھاتے ہوئے اس تصویر کو دوبارہ دیکھا تھا-

"یہ کافی جانی پہچانی لگ رہی ہے.."

"کیا واقعی؟" مستقیم حیران ہوا تھا-

"ہاں کہیں دیکھی ہوئی لگ رہی ہے، پر کہاں یہ نہیں یاد- کیا یہ لاہور کی ہی ہے؟"

"نہیں ہے تو کراچی کی، مگر آٹھ نو سال پہلے یہاں لاہور اپنی پھوپھو کی طرف تھی، تب اسکی بہن گھر سے بھاگ گئی (زرش چونکی دماغ میں کچھ الفاظ ابھرے تھے) والدہ نے خودکشی کرلی باپ مر گیا اور اس نے گھر چھوڑ دیا اور اسطرح یہ بنیامین اور اسکی دادی کو ملی یہی کچھ تین چار سال پہلے اغواہ ہو گئی-"

"شاید اسے میں نے اپنے کالج کے باہر دیکھا تھا-" وہ الجھ کر بولی تھی-

"کیا واقعی؟"

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں جو میرے ذہن میں آئی ہے پتہ نہیں یہ وہی ہے یا نہیں-"

"اوہ!"

"لیکن ایک طریقہ ہے کنفرم کرنے کا-" وہ پرجوش ہوتی بولی تھی-

"وہ کیا؟"

"ہم کالج سے سی سی ٹی وی فوٹج لے سکتے ہیں-"

"اتنے سال پرانی فوٹج کہاں ہو گی؟"

"ہو گی! اس دن ہمارے وائس پرنسپل کا کالج کے گیٹ پر ہی ایکسڈنٹ ہوا تھا اسی لیے انہوں نے اس گاڑی والے پر کیس بھی کیا تھا، تو یقیناً اس دن کی فوٹج کورٹ میں استعمال ہوئی ہو گی تو اس دن کی فوٹج اب بھی ہو گی-" اسکی بات پر مستقیم نے اسے دیکھا-

"کافی انٹیلجنٹ ہیں-" اسکی تعریف پر زرش فخر سے مسکرائی تھی-

"تو چلیں پھر کالج؟"

"ابھی آپ فری ہیں؟" وہ حیران ہوئی-

"ہاں اب مزید میٹنگز نہیں-ویسے بھی آپکا کالج میرے آفس کے قریب ہی ہے-"
اسکی بات پر زرش چونکی تھی-

"آپکو کیسے پتہ کہ میرا کالج قریب ہے؟کیا یہ بھی مائرہ نے بتایا تھا-"اسکی بات پر وہ کچھ سوچ کر مسکرادیا اور پھر کندھے اچکاتا کرسی کی پشت سے اپنا کوٹ اٹھا کر پہننے لگا-جبکہ وہ دل ہی دل میں مائرہ پر غصہ کر رہی تھی-

oooooooooooooooooooooo

وہ اس وقت کالج کے ایک آفس میں موجود تھے-ایک شخص کمپیوٹر پر بیٹھا مطلوبہ وڈیوز ڈھونڈ رہا تھا-مستقیم اسکے سر پر ہی کھڑا کمپیوٹر سکرین دیکھ رہا تھا جبکہ زرش کمرے کی دوسری طرف کھڑی کھڑکی سے باہر نظر آتے میدان کو دیکھ رہی تھی-

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کمپیوٹر پر نظر آنے والی وڈیوز کو دیکھتا وہ اس تک چلا آیا اور اسکے عین سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا-زرش نے نظریں موڑ کر اسے دیکھا تھا-

"اس جگہ سے کئی یادیں جڑی ہوں گی-"وہ سمجھتے ہوئے بولا تھا-

"تب پڑھائی کا بہت برڈن تھا-ایک کمپیٹیشن سا تھا- مجھے نہیں یاد تب میں نے کبھی کھل کر اس جگہ کو محوس کیا ہو-" وہ کھڑکی سے باہر دیکھتی دھیمی آواز میں بول رہی تھی-

"یہ جگہ مجھے کبھی پسند نہیں تھی، اور نہ ہی میری کوئی دلی وابسطی اس جگہ سے ہے- میں ہمیشہ سے جانتی تھی کہ اگر کبھی میں یہاں آئی تو کچھ بھی نہیں محسوس کروں گی مگر آج گیٹ پر اترتے ہوئے مجھے بابا یاد آئے- گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہوئے امی یاد آئیں- میں سوچ رہی ہوں کہ وہ روٹین میرے لیے مشکل اور ناپسندیدہ ضرور تھی مگر تب میرا سارا برڈن امی بابا کے کندھوں پر تھا اور اب جب برڈن اپنے کندھوں پر ہے تو سوچ رہی ہوں میں نے کیوں ان لمحوں کو محسوس نہیں کیا- کیوں وہ بے فکری والے دن میں نے بلاوجہ کی فکروں میں ضائع کر دیے-" مستقیم پہلی بار اس سے یوں اسکے احساسات سن رہا تھا-

"کیا اس دن کی فوٹج کی بات کر رہے ہیں؟" کمپیوٹر پر بیٹھے شخص نے ان سے دریافت کیا۔ وہ دونوں اسکی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

زرش نے تاریخ دیکھی۔ اسے واقعی مطلوبہ تاریخ یاد نہیں تھی۔

"ہاں یہی ہے۔" وہ پہچان گئی۔

"لیں دیکھ لیں" وہ وڈیو کو چلاتا اٹھ گیا اور دوسرے کونے پر پڑے اپنے کمپیوٹر ٹیبل پر چلا گیا۔ مستقیم دوسری کرسی کھینچ کر زرش کو اس پر بیٹھنے کا کہہ کر خود بھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ اب وڈیو کو آگے پیچھے کرتے دیکھ رہے تھے۔ وڈیو کو مطلوبہ وقت سے چلایا گیا۔ کالج کے گیٹ سے بے شمار لڑکیاں نکل رہی تھیں۔ تبھی ویٹنگ ایریا سے ایک طرف بنے بنچ پر ایک کالی چادر میں لپٹی لڑکی آ کر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ وہی ہے۔" سکرین کی طرف انگلی کرتی وہ پرجوش ہوئی تھی۔ مستقیم نے اس پر غور کیا۔ اسکی چال میں شکست تھی اور کندھے جھکے ہوئے تھے۔

تبھی ویٹنگ ایریا کے رش سے نکلتی زرش اسی بینچ پر آ بیٹھی تھی۔

"اٹس یو!" مستقیم مسکرا کر بولا تھا-

وڈیو میں زرش نے گردن موڑ کر کچھ الجھ کر اسکی جانب دیکھا تھا اور پھر کچھ کہہ رہی تھی-

"آپ اس سے کیا کہہ رہی ہیں؟"

"پتہ نہیں!" زرش بھی الجھی تھی-

وہ بھی زرش سے کچھ بات کر رہی تھی-اس کے چہرے پر اذیت اور زرش کے چہرے پر الجھن واضح تھی-اسی وقت ایک گاڑی آکر رکی اور زرش نے وڈیو پاز کر دی-اس نے کچھ نہ کہا بس اس گاڑی میں بیٹھے شخص کو دیکھا-منظر واضح نہیں تھا مگر دماغ میں ہر منظر واضح ہو گیا تھا-مستقیم نے اسکی جانب دیکھا اسکی آنکھوں میں حزن و محبت کے ٹھاٹے مارتے سمندر تھے-اس نے وڈیو پلے کر دی-کچھ ہی لمحوں میں زرش اٹھتی گاڑی میں جا بیٹھی اور گاڑی زن سے آگے بڑھ گئی اور زرش کو لگا وہ

ایک بار پھر پیچھے تنہا رہ گئی، پیچھے وہ لڑکی بینچ پر بیٹھی رہی مگر اب زرش اسے نہیں دیکھ رہی تھی، اسکی بصیرت تو جیسے اسکے بابا لے گئے تھے-

"میں نے اس دن اسے اس لیے مخاطب کیا تھا کیونکہ اسے میں نے کچھ دن پہلے بھی یہاں بیٹھے دیکھا تھا-" اسے جیسے سب یاد آگیا تھا-

"میں نے اسے پوچھا تھا کہ وہ وہاں کیوں آتی تھی- تو اس نے بتایا تھا کہ وہ وہاں انتظار کرتی ہے کسی ایسے کا جس نے کبھی لوٹ کر نہیں آنا-" آج زرش کو اس کی آنکھوں میں موجود کرب سمجھ آیا تھا- آسان نہیں ہوتا کسی ایسے کا انتظار کرنا جسکا یقین ہو کہ اس نے لوٹ کر نہیں آنا- مستقیم اسکے لفظوں میں موجود تکلیف اور شکستگی محسوس کر سکتا تھا- وہ ایک دن پہلے کی وڈیو پلے کر رہا تھا-

www.novelsclubb.com

"اس کی بڑی بہن اسی کالج میں پڑھتی تھی-" وہ اب سمجھ گیا تھا کہ وہ یہاں کیوں آتی تھی- وہ خاموش ہو گئی- مستقیم پیچھے سے پیچھے جا رہا تھا اور وہ فوٹیج بھی مل گئی-

زرش ویٹنگ ائیریا سے نکلتی اسی بنچ پر آبیٹھی تھی-.بیٹھتے ہی رسٹ واچ پر وقت دیکھا- چہرے پر تھکاوٹ واضح تھی-اپنے بیگ کی زپ کھول کر اس نے رجسٹر نکالا اور اس پر لکیریں کھینچنے لگ گئ۔ تبھی وہی لڑکی اسکے قریب آکر بیٹھی تو زرش نے ایک لمحے کے لیے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔

اس نے زرش سے کچھ کہا تھا اور زرش نے کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا پھر زرش نے بیگ کی سائڈ زپ سے بوتل نکال کر اسے پکڑائی تھی-اس نے پانی پی لیا تو زرش نے پانی کی بوتل واپس رکھ لی-اور دوبارہ اپنی کاپی پر جھک گئ- تبھی اوہان بائیک پر آیا تو وہ بیگ پیک کرتی اٹھ کھڑی ہوئی-اس لڑکی پر ایک نظر ڈالتی بائک پر بیٹھی اور چلی گئ-کچھ دیر بعد وہ لڑکی بھی وہاں سے اٹھ کر چلی گئ-

www.novelsclubb.com

"ایک منٹ!..."زرش چونکی-

"کیا ہوا؟"

زرش نے وڈیو کو ریورس کیا اور پھر روک دیا۔ وڈیو میں زرش اور وہ لڑکی اب دوبارہ بینچ پر تھیں۔

"مستقیم یہ..." زرش سڑک کے کنارے کی جانب اشارہ کرتی اسے دیکھ حیرت سے بولی تھی۔ وہ اس قدر حیرت زدہ تھی کہ اسکی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔ مستقیم چونکا اور آنکھیں میچیں۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔

سڑک کنارے سات سال پہلے کا مستقیم نظر آ رہا تھا وہ بینچ پر بیٹھی زرش کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ..؟" زرش کی حیرت مسکراہٹ میں بدلی۔ اس نے مسکراہٹ دبا کر مستقیم کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں... یہ میں نہیں ہوں۔" وڈیو کو فارورڈ کرتا وہ تیزی سے بولا تھا۔ اب کی بار اس نے اپنی مسکراہٹ نہیں دبائی تھی۔ ایک دم سے موڈ فریش ہو گیا تھا۔

"ہمم آپ تو بالکل بھی نہیں ہیں۔" وہ مستقیم کی جانب دیکھ کر مصنوعی سنجیدگی سے بولی تو وہ نظریں چرا تارج کر شرمندہ ہو گیا۔

"ایک منٹ میں ساری پرسنیلٹی کا ستیاناس ہو گیا، کیا ضرورت تھی لوفر لڑکوں کی طرح تاڑنے کی؟" وہ دل ہی دل میں سات سال پہلے کے مستقیم کو صلواتیں سنا رہا تھا۔

"صحیح کہتے ہیں ہمارا اینگر سیلف سوائے امبرسمنٹ کے اور کچھ نہیں ہوتا۔" وہ سوچ کر رہ گیا۔

اسے گھر کے گیٹ پر چھوڑ تا وہ آفس چلا گیا تھا۔ سارے راستے اس نے زرش کی جانب نظر اٹھانے کی غلطی نہیں کی تھی، زرش اسکی اس ہچکچاہٹ کو انجوائے کر رہی تھی۔

خوشگوار موڈ میں وہ گھر میں داخل ہوئی تھی۔

oooooooooooooooooooooo

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ مائرہ کے کمرے میں بیڈ پر لیٹنے کے انداز میں ٹیک لگائے بیٹھی تھی-

ابو بکر کچھ دنوں کے لیے شہر سے باہر گیا ہوا تھا اور رہانیہ آنی کے پاس تھی-

"بہت دنوں بعد آج تمہارے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی ہے، خیر تو ہے؟"اس کے سامنے بیڈ کی پائنتی پر بیٹھتے ہوئے مائرہ نے سوال کیا تھا-

"مائرہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپکو ایک ہی انسان بار بار اچھا لگے؟"اس کے سوال پر مائرہ نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا-

"کیا کہنا چاہتی ہو؟"اس نے کچھ الجھ کر پوچھا تھا-وہ سنجیدہ ہوتی ٹیک چھوڑتی اٹھ بیٹھی-

www.novelsclubb.com

"مائرہ!"

"ہمم!"

"تم نے بتایا تھا کہ مستقیم مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے..."مائرہ نے کچھ خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا تھا-

"ہاں تو؟"

"کیا مستقیم نے ایسا کہا تھا..؟"مائرہ نے اپنی مسکراہٹ روکی۔

"مِس سائیکالوجسٹ آپ کیا سننا چاہتی ہیں؟"

"سب کچھ!"اس نے صاف لفظوں میں کہا تو مائرہ ہنس دی۔

"بندہ اتنا بھی سٹریٹ فارورڈ نہ ہو۔"

"اب بتاؤ بھی کہ اس نے ایک بار انکار کر کے اقرار کیوں کیا؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"یہ تو تم بتاؤ گی..۔"

www.novelsclubb.com

"میں؟"وہ حیران ہوئی تھی۔

"جی! کیونکہ آپکی اس سے اتفاقیہ ملاقات جو ہو چکی تھی۔"

"مائرہ پوری بات کرو۔"وہ چڑی تھی۔

"پوری بات کروں گی تو تمہیں یقین نہیں آئے گا-" اسکی پھر ادھوری بات پر زرش نے اسے گھورا تھا-

"زرش اگر میں کہوں کہ بقول مستقیم جبرائیل کے 'اس نے تمہیں کئی سال دعاؤں میں مانگا ہے' تو تمہیں یقین آجائے گا؟" زرش وہیں تھم گئی، وہ ایک لمحے کو سانس نہ لے پائی-

"وہ کہتا ہے کہ اس نے آنی کی بھانجی کو انکار 'زرش' کے لیے ہی کیا تھا-" مائرہ نے اس کے دنگ چہرے کو دیکھ کر کہا-

"اب بتاؤ کیا تمہیں ان لفظوں پر یقین آیا؟" زرش کچھ لمحے اسے حیرت سے دیکھتی رہی، پھر مسکرائی اور گردن اثبات میں ہلائی-

www.novelsclubb.com

"مجھے یقین ہے ان لفظوں پر!" وہ گہری مسکراہٹ لیے بولی تھی-

"طبعیت ٹھیک ہے تمہاری؟" مائرہ نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا- وہ مسکراتی بیڈ سے اتری-

"اگر اب مستقیم جبرائیل پرپوزل بھیجے تو میری طرف سے منظور کر لینا-" مسکرا کر کہتی وہ اسکے کمرے سے نکلی تھی- جبکہ مائرہ اب تک دنگ تھی، کل تک جو اسکے نام پر بھی چیخ رہی تھی آج اسے کیا ہوگیا-

"ایک منٹ ابھی کچھ دن پہلے تو اس نے شادی ہی نہیں کرنی تھی پھر اب؟....."

ooooooooooooooooooooooooo

ہسپتال سے نکلتے وہ مستقیم کے ہمراہ پارکنگ ایریا میں آئی تھی- گاڑی میں بیٹھے تو گاڑی اگلی منزل کی جانب بڑھ گئی- آج اتوار تھا- آج مستقیم کا آف تھا-

وہ دونوں اس وقت ایک فلیٹ کے باہر کھڑے تھے- مستقیم نے دوبارہ گھنٹی پر ہاتھ رکھا تھا- مگر جواب ندارد تھا-

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے اندر کوئی نہیں ورنہ کوئی جواب تو دیتا-" وہ کچھ مایوسی سے بولی تھی-

"کون؟" تبھی سیڑھیوں سے اوپر آتی لڑکی ان دونوں کو دروازے پر دیکھ ٹھٹھکی تھی-

"اقصیٰ جعفر سے ملنا ہے ہمیں-" زرش اسکے جانب دیکھتی بولی تھی-اس نے ماسک لگایا ہوا تھا-

"میں ہی ہوں اقصیٰ- کیوں ملنا ہے؟اور کون ہیں آپ لوگ؟" زرش نے کچھ آسودگی سے اسے دیکھا-

"میں سائیکالوجسٹ زرش فاطمہ-آپکی فرینڈ نوشابہ کی سائیکالوجیکل کانسلر-(اس لڑکی کے ماتھے پر بل پڑے تھے-)اور یہ ڈپٹی کمشنر مستقیم جبرائیل-" اس لڑکی نے مستقیم کے تعارف پر چونک کر مستقیم کو دیکھا-شاید وہ اس تعارف سے رعب میں آئی تھی تبھی زرش نے مستقیم کا تعارف ضروری سمجھا-

"کیا کام ہے آپکو؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی-

www.novelsclubb.com

"آپ نوشابہ کی فرینڈ....."

"پہلی بات نوشابہ میری دوست نہیں صرف کلاس فیلو تھی-اور ذہنی مریضہ کا کلاس فیلو ہونا کیا جرم ہے جو آپ لوگ میرے دروازے تک پہنچ گئے ہو-"

"نہیں ہم تو صرف..."

"جس طرح وہ اپنی سائیکالوجسٹ کو پھنسا گئی اب آپ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی پھنسوں؟" وہ ایک دم اس پر چیخی تھی- زرش کو اس ردعمل کی توقع نہیں تھی- مستقیم نے کچھ ناپسندیدگی سے اسے دیکھا تھا-

"آپ ہمیں خود پر شک کرنے کا موقع دے رہی ہیں- کیا چھپا رہی ہیں؟" مستقیم زرش کے سامنے آتا کچھ برہمی سے بولا تھا- اس نے کچھ خوف اور بیزاری سے مستقیم کو دیکھا-

"میں کچھ نہیں چھپا رہی-"

"ٹھیک ہے اندر بیٹھ کر بات کرتے ہیں- چابی!" اپنا ہاتھ آگے بڑھاتا وہ سنجیدگی سے بولا تھا- کچھ ہچکچاتے ہوئے اس نے چابی اس کے ہاتھ پر رکھ دی-

دروازہ کھول کر مستقیم نے پہلے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا- وہ اندر کی جانب بڑھی تو وہ دونوں بھی اندر داخل ہو گئے-

اس نے ماسک کھینچ کر اتارا اور فوراً پانی کی بوتل فریج سے نکال کر منہ کو لگائی۔ مستقیم فلیٹ کا جائزہ لے رہا تھا جبکہ زرش اس لڑکی کی ہی حرکات کو نوٹ کر رہی تھی۔ پانی پی کر وہ ایک صوفے پر ٹک گئی۔ وہ دونوں بھی مقابل صوفے پر بیٹھ گئے۔

"کیا جاننا ہے؟"

"نوشابہ کے ساتھ آپکا رشتہ کیسا تھا۔" اس نے گہری سانس خارج کی۔

"وہ میری کلاس فیلو تھی۔ اس سے میری ملاقات تیسرے سمیسٹر میں ہوئی۔ پہلے میں نے اسے دیکھا ضرور تھا مگر کبھی بات نہیں ہوئی تھی۔ تیسرے سمیسٹر میں ایک گروپ اسائنمنٹ میں ہم ساتھ تھے۔ اس کے بعد تین سالوں میں ہماری کبھی کچھ خاص بات نہیں ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

"اسکے باقی کلاس سے تعلقات کیسے تھے؟ کیا کسی سے دوستی تھی۔"

"آپ تو اسکی کانسلر رہ چکی ہیں جانتی ہوں گی. کہ کس قدر اکھڑ دماغ کی مالک تھی۔ اسکی کسی سے نہیں بنتی تھی۔"

"مطلب یونیورسٹی میں اسکا کوئی دوست نہیں تھا؟"

"نہیں! وہ ہر وقت اپنے موبائل ہی میں مصروف رہتی تھی، کسی سے بات تو دور جواب بھی کبھی کبھی دیتی تھی-"زرش نے اپنا موبائل نکال کر اسکے سامنے کیا-

"اس شخص کو پہچانتی ہو؟"وڈیو میں نوشابہ ساحل سمندر پر اسکا ہاتھ تھامے گھوم رہی تھی-اسکے چہرے کا رنگ بدلا تھا-

"میں نہیں جانتی..."

"اس وڈیو کے نیچے 'اقصیٰ جعفر' کا کمنٹ بھی ہے یہ تم ہی ہو نا؟"زرش نے کمنٹ اسکے سامنے کیا-

"مائی گرل ہیپی فار یو-"وہ تین سرخ دلوں کے ساتھ لکھی انگریزی کی ایک سطر تھی-

"مطلب دوستی نہیں تھی مگر سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر میں اسے فالو کر رہی تھی اور پہلی بار اسکو یوں کھلکلاتے دیکھا تو خوشی ہوئی اسی لیے کمنٹ کر دیا-" وہ چہرے کے تاثرات بدلتی بولی-

"دوستی نہیں تھی؟" مستقیم نے موبائل کھول کر ایک تصویر اسکے سامنے کی-وہ تصویر انکے یونیورسٹی پیج سے اس نے حاصل کی تھی-وہ آخری سال انکے گریجویشن ڈے پر کانوکیشن کی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے، ہنستے ٹوپیاں باقی گروپ کے ساتھ اچھال رہی تھیں-

"یہ تو بس..."

"پانچ ماہ پہلے آپکی والدہ نے ہمارے ہسپتال کے سائیکالوجی ڈپارٹمنٹ سے ڈاکٹر جبران سے کانسلنگ لی تھی-"زرش نے ایک فائل سامنے رکھی-

"اور چار ماہ پہلے نوشابہ میرے پاس کانسلنگ کے لیے آئی تھی- بجائے اسلا ما باد کے وہ لاہور کانسلنگ کے لیے آئی- اور اسکی والدہ کے مطابق نوشابہ کی کسی دوست نے مجھے اسے سگیسٹ کیا تھا-" اس نے گہری سانس لی-

"ناؤ ایکسپلین اِٹ!" زرش کے چہرے کے تاثرات سخت سنجیدہ تھے-

"اسکے پاس آپکی تصویر تھی-" زرش نے کچھ چونک کر اسے دیکھا-

"میری؟"

"اور جب میں نے آپکی تصویر دیکھی تو میں نے آپکو پہچان لیا- اور نوشی کو بتایا کہ میں نے آپکو لاہور کے ہسپتال کے سائیکالوجی ڈپارٹمنٹ میں دیکھا ہے-"

"اسکے پاس وہ تصویر کہاں سے آئی؟"

www.novelsclubb.com

"میں نے پوچھا مگر اس نے نہیں بتایا، میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ وہ زرش کو بہت ناپسند کرتی تھی- مجھے تب ہی سمجھ لینا چاہیے تھا کہ وہ کسی مقصد کے تحت یہاں لاہور کانسلنگ کے لیے آتی تھی-" زرش الجھ گئی تھی-

"اسکی ذاتی زندگی کے بارے میں آپ کتنا جانتی ہو؟"

"یہی کہ اسکے والدین کی علیحدگی ہو چکی تھی-اور وہ مری اپنی امی اور بڑے بھائی کے ساتھ رہتی تھی-اور اسے پاکستان رہنا پسند نہیں تھا اسی لیے وہ گریجوشن کے بعد باہر اپنے والد کے پاس جانا چاہتی تھی- مگر نا جانے کیا ہوا گریجویشن کے بعد اسکی خودکشی کی کوشش اور پھر لاہور کا نسلنگ کے لیے آنا..."

"کیا وہ اپنے والد کے ساتھ کانٹیکٹ میں تھی؟"زرش چونکی تھی کیونکہ اسکی والدہ کے مطابق اسکے والد نے کبھی کانٹیکٹ نہیں کیا اور نوشابہ کو اس چیز کا بھی ڈپریشن تھا-

".جی وہ تو فورتھ سمسٹر کے بعد گئی بھی تھی امریکہ اور کہتی تھی کہ سٹڈیز وہیں مکمل کرے گی مگر پھر پانچویں سمسٹر میں واپس آگئی-"مستقیم نے زرش کی جانب دیکھا-اسکے چہرے کے الجھے الجھے تاثرات دیکھے-

www.novelsclubb.com

"اگر مجھے پتہ ہوتا کہ اس ذہنی مریضہ کے ارادے اچھے نہیں ہیں تو میں کبھی اسے آپکے بارے میں نہ بتاتی-" زرش خاموشی سے اٹھ گئی-

"مزید کچھ نہیں پوچھنا؟" مستقیم بھی ساتھ کھڑا ہوتا پوچھ رہا تھا-

"نہیں!" اس نے یک لفظی جواب دیا-

"میرے خلاف کوئی کاروائی تو نہیں کی جائے گی نا؟ میرا اس سب میں کوئی قصور نہیں- گریجویشن کے بعد بس ایک بار اس سے ملی تھی، جب آپکے بارے میں ذکر ہوا تھا... اس کے علاوہ کبھی نہیں- وہ جتنی بار لاہور آئی اسکی مجھ سے ملاقات نہیں ہوئی نہ اس نے ملاقات کوشش کی- جب آخری بار آئی تب بھی نہ اس نے مجھے نا خبر دی نہ ملی، آپ لوگ چاہیں تو میرا کال ریکارڈ چیک کر سکتے ہیں-"

www.novelsclubb.com

"اب اسکی ضرورت نہیں- آپکے تعاون کے لیے شکریہ-" زرش سنجیدگی سے بولی اور بیگ اٹھاتی باہر کی جانب بڑھ گئی- مستقیم بھی پیچھے چل دیا-

گاڑی میں مسلسل خاموشی تھی-

"زرش-"ڈرائیونگ کرتے اس نے اسے مخاطب کیا-

"ہمم!"

"کیاواقعی تم پہلے کبھی اس سے نہیں ملی؟اس کی تم سے نفرت اور تمہاری تصویر کا اسکے پاس ہونا عجیب ہے-"زرش کے چہرے کے تاثرات بتارہے تھے کہ وہ کس قدر الجھی ہوئی تھی-

"وہ دونوں ماں بیٹی سیشن کے پہلے دن سے جھوٹ بولتی آئیں، میں نے کیوں اس بات کو نظر انداز کیا-اوہاں ٹھیک کہتا تھا ہر بات کا جواب اسکی ماں کے پاس ہے جو وہ ہم تک پہنچانا نہیں چاہتی-اسکی ماں جان بوجھ کر مجھے مِس گائیڈ کرتی رہی مگر کیوں...؟"

www.novelsclubb.com

"اگر سارے سوالوں کے جواب اسکی ماں کے پاس ہیں تو ہمیں اگلی ملاقات اسکی ماں سے کرنی چاہیے-"زرش نے کچھ کہا نہیں بس چہرہ کھڑکی کی طرف موڑ لیا-

آج اسے اپنی پروفیشنلٹی پر شک ہوا تھا- آمنہ اور وہ بچپن میں سائیکالوجسٹ اسلیے بنناچاہتی کہ اگر کوئی انہیں جھوٹ بول کر دھوکہ دیناچاہے تو انہیں اسکا دماغ پڑھ کر سچ پتہ چل جائے اور وہ بچ جائیں-

مگر آج اسے احساس ہوا اگر دھوکا قسمت میں ہو تو دماغ پڑھنے والے کی صلاحیت بھی جواب دے جاتی ہے-

oooooooooooooooooooooo

گاڑی گھر میں داخل ہوئی تھی- گاڑی سے نکلتی زرش ٹھٹھکی تھی- اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا-

ررانے اسے دور سے ہاتھ ہلایا تو وہ سکتے سے باہر آئی اس نے گود میں ہانیہ کو اٹھایا ہوا تھا-

"ردا تم.." اسے اب بھی یقین نہ آیا تھا-

"میں بھی ہوں-" تبھی آمنہ بھی کرسی سے اٹھتی ہاتھ لہرا کر بولی تھی-لان میں مائرہ کے ساتھ بیٹھی رداور آمنہ اسے وقت میں پیچھے رہ جانے والے منظر یاد دلا گئیں-اسے وہ شام یاد آئی جب مائرہ کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں اور پھوپھو آئی ہوئی تھیں-وہ اکثر یوں ہی لان میں بیٹھا کرتے تھے-

وقت کتنا آگے بڑھ گیا تھا-دونوں خاندان ہی مکمل نہ رہے تھے-ناجانے کیوں پر اسکی آنکھیں بھیگیں تھیں-اس نے نہیں سوچا تھا کہ اسکے اس گھر میں بھی رداور آمنہ آسکتی ہیں-

"مائرہ بھابھی لگتا ہے زرش کو ہمارا آنا اچھا نہیں لگا-" ردا کچھ ناراضگی سے بولی تو وہ نم آنکھوں سے ہنس دی تھی-اور انکی جانب بڑھ گئی- مستقیم سرسے سلام کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا-

www.novelsclubb.com

اس نے قریب جا کر ردا کو گلے لگایا تھا اور نہ جانے کیوں آنسو بند توڑ کر بہہ جانا چاہتے تھے- سرخ چہرے سے آنسوئں کو روکنے کی ناکام کوشش کرتی وہ آمنہ سے ملی تھی-

"زرش رو رہی ہو؟" ردا نے ہانیہ مائرہ کو پکڑاتے ہوئے حیرت سے سوال کیا- اسکے اتنا کہنے کی دیر تھی کہ وہ رو دی-

"زرش؟ کیا ہوا کیوں رو رہی ہو؟" ردا نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا- اپنے آنسوئں پر شرمندہ ہوتے ہوئے اس نے ردا سے الگ ہوتے ہوئے آنسو صاف کیے تھے اور ہنس دی-

"کیوں رو رہی ہو؟" وہ پریشان ہوئیں-

www.novelsclubb.com

"تم دونوں کو دیکھ کر اپنا گھر، امی بابا اور وہ دن یاد آ گئے جب ہمارے خاندان مکمل تھے-" وہ سرخ چہرے سے مسکراتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا بھی نہ سکیں-

"وقت کتنا آگے چلا گیا ہے نا، پہلے جب میں لاہور آتی تھی سمجھ نہیں آتا تھا کونسے ماموکے گھر رہوں آج آئی ہوں تو احساس ہوا کہ لاہور میں اب کسی ماموکا گھر نہیں رہا-" آمنہ اداسی سے بولی تو ردا کے دل میں درد سا اٹھا- یہ شہر تو کیا اس کا تو وہ گھر بھی اب اپنا نہیں رہا تھا جو کبھی اسکا جہان ہوا کرتا تھا-

"کیا سوگوار ماحول بنالیا ہے- کوئی اور بات کرو اور بیٹھو میں کچن سے آتی ہوں-" مسکرا کر ڈانٹتی مائرہ ہانیہ زرش کو پکڑاتی اندر کی جانب بڑھ گئی- ردا نے کچھ محبت سے مائرہ کو اندر جاتے دیکھا تھا- اسے بہت دکھ اور افسوس تھا مائرہ اور فیض کی علیحدگی کا مگر مائرہ کے چہرے پر اس سے مل کر کوئی شکوہ نہ تھا- اور اسکا بالکل پہلے کی طرح ردا سے ملنا ردا کے کندھوں کا بوجھ ہلکا کر گیا تھا-

www.novelsclubb.com

"کب آئے ہو؟" کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے پوچھا-

"تمہارے 'کسی' کے ساتھ آنے سے تقریباً بیس منٹ پہلے-" ردا جس طرح 'کسی' پر زور دے کر بولی، زرش ہنس دی-

"کس کے ساتھ آئے ہو؟"

"ماموں کے ساتھ آئے ہیں تمہیں ساتھ لے جانے کو-" آمنہ چہک کر بولی تھی-

"پھوپھو نہیں آئیں؟"

"نہیں بھئی نکاح کی تیاریاں بھی تو کسی نے کرنی تھیں تو وہ گھر ہی ہیں- یہاں معاملے اتنے کمپلیکس تھے تو بابا خود انوٹیشن دینے آنا چاہتے تھے-"

"زرش! ایم سوری تمہارے مشکل وقت پر ہم تمہارے پاس نہیں تھے-" آمنہ کی بات پر زرش نے اسے دیکھا-

"ہماری زندگی کے مشکل وقتوں میں تم ہمارے ساتھ رہی مگر ہم چچی جان کے جانے پر نہیں آپائے-" رداد کھ سے بولی- تب حسن آفندی اور سارہ پھوپھو آئی تھیں انہوں نے بتایا تھا کہ ردا کو کافی بخار تھا اسی لیے ان سب کو گھر چھوڑ آئے تھے- زرش بس اداسی سے مسکرادی-

"کوئی بات نہیں! اب تو آ گئے نا،... لیکن سچ کہوں میں نے اس وقت سب کو بہت یاد کیا- میں چاہتی تھی کہ تم دونوں اس وقت میرے پاس ہوتیں- یہاں سب تھے لیکن پھر بھی مجھے بہت اکیلا محسوس ہوا تھا-" وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ انکی مجبوری سمجھتی تھی مگر نہیں وہ اس کی بہنیں تھی اسے سچ کہنا چاہیے-

"اچھا ہمارا گھر دیکھا ہے؟" وہ بات بدلتے بولی-

"تمہارا گھر؟"

"ہاں ہم اوپر رہتے ہیں- چلو دکھاتی ہوں-" وہ پرجوش ہوتی بولتی اٹھ گئی-

جو وقت گزر جائے وہ ہمیشہ ہی خوبصورت لگتا تھا، گزرے خوبصورت وقت کو یاد کرنے کی بجائے کیوں نا نئی خوبصورت یادیں بنائیں جن میں پچھتاوا نہ ہو-

www.novelsclubb.com

زرش نے بہت خوشی سے دونوں کو اپنا گھر دکھایا- انہیں گھر میں موجود تمام لوگوں کا تفصیلی تعارف دیا- انہیں انکے بغیر گزارے ان سات سالوں کی کہانی سنائی کس طرح وہ سب نانو کے گھر شفٹ ہو گئے، پھر انکی وفات پر آنی انہیں اپنے پاس لے

آئیں-آمنہ نے اپنی کہانی سنائی کس طرح سات سال پہلے کویت جا کر اس نے نئے سرے سے نئی زندگی شروع کی-ردا نے اپنی کہانی سنائی کس طرح تایا تائی کی علیحدگی کے بعد انہوں نے مشکل وقت گزارا-

بہت اطمینان میں ان سب نے اپنی اپنی کہانیاں سنائی، کیونکہ گھر میں سکون تھا گھر میں شور مچانے والے جو ابھی گھر نہیں تھے-

oooooooooooooooooooooo

رات کا کھانا سب کا بڑے ابا کے گھر تھا-جبرائیل صاحب کی بھی پوری فیملی انوائیٹڈ تھی-

خدیجہ بیگم کچن میں اپنی دیورانی کے ساتھ کام کروا رہی تھیں-مائرہ اور نویرہ بھی کچن میں تھیں-مرد حضرات لاؤنج میں بیٹھے ملک کے سیاسی معاملات کو ڈسکس کر رہے تھے-

www.novelsclubb.com

امل، زوہا، حدید اور ازلان سعد کے ساتھ لڈو کھیل رہے بلکہ اسے سکھا رہے تھے۔ غیر متوقع طور پر سعد بہت ہنس مکھ ثابت ہوا تھا۔ سب کے ساتھ ہنستا کھیلتا، مگر گزرتے گزرتے زرش سے مصنوعی شکوہ کرنا نہ بھولتا تھا۔

وہ تینوں گھنٹے سے شاپنگ مال آئی ہوئی تھیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے خدیجہ بیگم کی کال آئی تھی وہ انہیں وقت پر بڑے ابا کے گھر پہنچنے کا کہہ رہی تھیں۔

"آج کوئی بڑے حق سے کسی کی گاڑی میں بیٹھ کر گھر واپس آیا تھا...." فوڈ کاٹ میں وہ آئسکریم کھانے آئی تھیں جب آمنہ نے زرش کو دیکھ کر ذو معنی انداز میں کہتے ہوئے آخر میں جملہ ادھورا چھوڑا تھا۔ اسکے انداز پر زرش ہنسی تھی۔

"جی ہاں کوئی کسی کے ساتھ کسی کام سے گیا تھا۔" زرش نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیتے ہوئے 'کسی' پر زور دیا تھا۔

"سننے میں آیا ہے کہ 'کسی' کو 'کسی' سے شادی کی کنونسنگ ریزن مل گئی..." ردا نے مسکراہٹ دبا کر اپنا حصہ ڈالا تھا۔ جس رات زرش نے مائرہ سے بات کی تھی تبھی

مائرہ نے ردا کو فون کر کے پوچھا تھا شاید وہ جانتی ہو کہ زرش ایک دم سے کیسے مان گئی-

"ہاں مل گئی کنویسنگ ریزن-" زرش مسکراہٹ دبا کر بولی تھی-

"اور وہ کیا ہے؟" ردا نے پوچھا تھا-

"میں نے جاب سے ریزائن کر دیا ہے جانتے ہو کیوں؟"

"تمہاری کلائنٹ کی خودکشی کی وجہ سے؟" آمنہ نے سوالیہ انداز میں جواب دیا تھا-

زرش نے نفی میں گردن ہلائی-

"پھر کیوں؟"

"ایک ماہ پہلے ہسپتال کے بستر پر بیٹھے اس شخص نے مجھ سے میری زندگی کا مقصد پوچھا تھا-تب میرے پاس جواب نہیں تھا- لیکن اب میرے پاس جواب ہے- جواب بھی اسی شخص کے زریعے ملا-اور مجھے لگتا ہے اس مقصد کی تکمیل کے لیے

اس شخص سے بہتر کسی کا ساتھ نہیں ہو گا-اس سفر پر میرا پہلا قدم اسے قبول کرنا اور دوسرا قدم جاب سے ریزائن کرنا تھا-"ردا کئی لمحے اسے دیکھتی رہی-

"کیا ہے وہ مقصد؟"اس نے سنجیدگی سے پوچھا-

"عبادالرحمٰن!"ردا کو لگا اسکے دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رکی تھی-

"اسکا کیا مطلب ہوا؟"آمنہ نے الجھ کر سوال کیا تھا-جبکہ ردا کو لگا وہ سانس نہیں لے پائی تھی-اس نے زرش کی جانب دیکھا-وہ اسکے عین سامنے پنک سکارف کو حجاب کی صورت لیے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ بکھیرے ہوئے کچھ کہہ رہی تھی-اسے اسکی آنکھوں میں چمک محسوس ہوئی تھی-

وہ بالکل بھی نہیں بدلی تھی،وہ سالوں گزر جانے پر آج بھی وہی زرش تھی جسکی ذات زندگی میں بے شمار کامیابیاں سمیٹ کر آج بھی 'ایک رحمٰن' کے گرد گھوم رہی تھی-ردا کو آج بھی اسکی خوشقسمتی پر رشک آیا تھا-ردا کے دل میں آج بھی کسک اٹھی تھی وہ کیوں زرش کی طرح خوشقسمت نہ تھی؟

اپنی سوچ پر وہ سر جھکا کر ادا سی سے مسکرادی تھی۔بدلی تو وہ بھی نہ تھی۔

"اللھم بارک!"اس نے زیرِلب زرش کی جانب دیکھ کر اسے دل سے دعا دی تھی۔

"ردا میں جس سے حسد محسوس کرتی ہوں اس کے لیے خوبصورت سی دعا کر دیتی ہوں۔اسکی جو نعمت مجھے محرومی کا احساس دلاتی ہے میں اسکے حق میں دعا کر دیتی ہوں کہ اللہ اسکی اس نعمت میں برکت دیں۔یوں میری نیگیٹیوٹی اللہ کی رحمت سے پازیٹیوٹی میں بدل جاتی ہے۔"اسے آج بھی زرش کا کہا ہر لفظ ازبر تھا۔

وہ انجان تھی کہیں گہرائی میں وہ بہت بدل چکی تھی،اسے اندازہ بھی نہ تھا کہ وہ خود کس حد تک خوشقسمت تھی اگر جان لیتی تو یقیناً خود پر رشک کرتی۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooo

"ردا!" وہ تینوں مال سے نکل رہی تھیں جب کسی نے ردا کو آواز دی تھی-ان تینوں نے چونک کر عقب میں دیکھا تھا-رافع تھا اسکے ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھا وہ بھی مال سے ہی نکل رہا تھا-

"گھر جارہے ہو؟" اس نے ردا کی جانب دیکھتے سوال کیا تھا-

"ہمم!" ردا نے اثبات میں سر ہلایا تھا-

"کس کے ساتھ؟"

"کیب کروائیں گے-"

"اوکے میرے ساتھ چلیں، میں بھی گھر ہی جارہا ہوں-" اسکی بات پر ردا نے آمنہ اور زرش کو دیکھا تھا انکی ہامی پر وہ اسکے پیچھے پارکنگ ایریا کی جانب بڑھ گئے-

گاڑی باہر نکال کر اس نے گاڑی سے اتر کر ردا کے لیے فرنٹ ڈور کھولا تھا-ایک لمحے کے لیے ردا الجھی مگر آمنہ کے آنکھیں دکھانے پر آگے بیٹھ گئی-زرش اور آمنہ بھی اپنی مسکراہٹ دباتی ہوئی پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی تھیں-

"کچھ کھاؤ گے؟" ردا کی جانب دیکھ کر سوال اس نے سب سے کیا تھا۔

"نہیں۔" ردا نے ونڈو سکرین سے باہر دیکھتے ہوئے یک لفظی جواب دیا تھا۔ وہ اس لمحے بہت سنجیدہ تھی۔

"شادی کی تیاری مکمل ہو گئی؟" اس نے ردا سے اگلا سوال کیا۔ آمنہ نے مسکرا کر زرش کو دیکھا تھا وہ بھی اپنی مسکراہٹ دبا گئی۔

"نکاح کی!" ردا نے سنجیدگی سے اسکی تصیح کی تھی۔

اسکے انداز سے ان دونوں کو وہ پرانی اکھڑ مزاج والی ردا یاد آئی تھی، وہ انجان لوگوں کے ساتھ ایسی ہی ہوتی تھی۔

"آپ کیا کرتے ہیں؟" آمنہ نے ماحول کی سنجیدگی کو کم کرتے ہوئے سوال کیا تھا۔ اس نے چونک کر بیک ویو مرر سے آمنہ کو دیکھا تھا۔

"جاب!" اسکا جواب دینے کا انداز بھی ردا جیسا ہی تھا۔

"کس چیز کی؟" آمنہ بھی پھر آمنہ ہی تھی۔

"انجینئیر ہوں۔"

"کونسے انجینئیر؟"زرش نے اسے آنکھوں سے خاموش رہنے کا کہا۔

"سیوئل!"

"اوہ نائس! ویسے آپ کیا واقعی اتنا کم بولتے ہیں یا اردو اچھی نہیں آتی۔"آمنہ کی بات پر زرش نے گھورا تھا جبکہ ردا نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

"نہیں میں کم ہی بولتا ہوں۔اور یہاں سب انجان ہیں تو اس لیے بھی کچھ..."

"آپ کم بولیں گے تو سب انجان ہی رہیں گے نا۔اب کتنی عجیب بات ہے کہ اتنا عرصہ آپ کو پاکستان آئے ہوئے ہو گیا اسکے باوجود آپ نے آج پہلی بار ردا کو مخاطب کیا ہے۔"اب ردا کو اسکے رویے سے اعتراض ہو یا نہ ہو مگر آمنہ کو تو تھا۔ اسکی بات پر جہاں رافع چونکا تھا ردا سٹپٹائی تھی۔رافع نے گردن موڑ کر ردا کو دیکھا تھا جو اب بھی ونڈ و سکرین سے باہر دیکھ رہی تھی۔

"ردا مجھے مخاطب ہونے کا موقع ہی نہیں دیتی-" اسکے شکوے پر ردا نے چونک کر اسے دیکھا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ فوراً چہرہ موڑ گئی-

"ہاں تو گراہم بیل نے ٹیلی فون موقع پیدا کرنے کے لیے ہی تو ایجاد کیا تھا- آپ کہہ رہے ہیں موقع نہیں ملا؟" آمنہ بھی باز نہیں آنے والی تھی-

"آمنہ!" ردا نے گردن موڑ کر اسے ٹوکا تھا-

"اوکے! اب میں موقع خود پیدا کروں گا-" ردا کو دیکھ وہ مسکرا کر بولا تھا- اسکی بات پر پیچھے بیٹھیں وہ دونوں بھی مسکرا دیں تھیں- جبکہ آمنہ نے تو دانت نکال کر بیک ویو مرر سے خود کو گھورتی ردا کو انگلیوں سے وکٹری کا سائن بنا کر دکھایا تھا-

گاڑی بڑے ابا کے گھر داخل ہوئی تھی- وہ تینوں گاڑی سے اتری تھیں-

"ردا!" وہ آگے بڑھیں تو رافع نے ردا کو آواز دی- ردا نے گہرہ سانس لیا-

"جسٹ ویٹ آمنٹ!" گاڑی لاک کرتا وہ بولا-زرش اور ردا ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر اندر کی جانب بڑھ گئیں تھیں-ان دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ تھی-

ردا نے گھور کر ان دونوں کی پشت کو دیکھا تھا-

"رکو! رکو!" تھوڑا سا آگے جا کر آمنہ نے زرش کو دیوار کی عقب میں روک لیا تھا-

"کیوں؟"

"سننے دو کیا کہہ رہا ہے-" وہ سرگوشی کے انداز میں بولی تھی-

"بری بات آمنہ..."

"چپ! بہت عجیب لڑکا ہے اسکے پاس اپنی بہن کو اکیلا چھوڑ دوں کیا؟.." اسکی بات پر زرش اپنی ہنسی دبا گئی تھی-

"یہ آپ کے لیے-" اس نے اپنے ہاتھ میں تھاما شاپنگ بیگ ردا کی جانب بڑھا دیا-

"یہ کیا ہے؟" ردا نے تھامنے سے پہلے سوال کیا-

"کھول کر دیکھ لیں۔" کچھ لمحے سوچنے کے بعد اس نے وہ تھام لیا۔

"شکریہ!"

"کھول کر نہیں دیکھو گی؟" اس نے سوال کیا تو ردا نے نا چاہتے ہوئے بھی کھولا اندر ایک لمبی مخملی ڈبی تھی۔وہ اس مخملی ڈبی کو کھولے بغیر بھی جانتی تھی کہ اس میں کیا ہو گا۔

"گفٹ! نائس مؤ!" آمنہ امپریس ہوتے ہوئے سرگوشی میں بولی تھی۔

اس ڈبی میں گولڈ کا بریسلٹ تھا۔اسے دیکھ کر ردا کے چہرے پر کوئی تاثر نہ آیا تھا۔

"تھینک یو!" رافع کی جانب دیکھ کر کہتے ہوئے اس نے وہ ڈبی بند کر کے واپس شاپنگ بیگ میں ڈال دی۔ تبھی کوئی گیٹ سے واپس پلٹ گیا تھا۔

"جاؤں؟" اسکے سوال پر رافع نے سر اثبات میں ہلا دیا۔تو وہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"یہ کیسا رسپانس تھا؟" آمنہ مایوس ہوئی تھی۔جبکہ زرش نے پریشان نظروں سے ردا کو دیکھا تھا جو اندر آتی ہوئی کسی گہری سوچ میں تھی۔

اسکے دل کا بوجھ بڑھا تھا-اسے کچھ یاد آیا تھا-

"میں مہنگے تحائف نہیں لیتا۔"ردا کو کسی کا سالوں پہلے کا کہا جملہ یاد آیا تھا-اس نے دیوار کے پاس کھڑی آمنہ اور زرش کو نہیں دیکھا تھا-اسکے رویئے پر وہ دونوں چونکی تھیں-

"میری مینوئل بک کے مطابق مجھے لڑکیوں سے تحفے نہیں لینے...اس لڑکی سے جو میری محرم نہیں۔"اسکے دل کا حزن بڑھا تھا-

"مجھے مہنگے گفٹ کے بدلے مہنگا گفٹ نہیں چاہیے مجھے قیمتی تحفہ چاہیے اس کے بدلے۔"اس نے پہلی اور آخری بار اس سے فرمائش کی تھی-

"تمہیں اپنی مینوئل بک چاہیے؟"اور اس نے توقع کے عین مطابق اب تک اسکی پہلی اور آخری خواہش پوری نہیں کی تھی-

"اسے مہنگا نہیں قیمتی تحفہ چاہیے تھا-پر شاید وہ اسکے نصیب میں نہ تھا-"اپنے ہاتھ میں تھامے شاپنگ بیگ کو دیکھتے اس نے سوچا-

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

کھانا برآمدے میں زمین پر لگایا گیا تھا- بڑے ابا کا گھر پرانی طرز پر ضرور بنا ہوا تھا مگر خوبصورت تھا-

جانے کتنے سالوں بعد پورا خاندان ایک ساتھ بیٹھا تھا- صوفے پر بیٹھے بڑے ابا کی آنکھوں میں آج چمک تھی-

"اب مزید خاندان کو بکھرنے نہیں دینا-" دل میں خود سے عہد کیا تھا-

مستقیم کچھ دیر پہلے ہی واپس آیا تھا- اسے تب سے زرش نظر نہ آئی تھی وہ نظریں گھما کر اسے ہی ڈھونڈ رہا تھا جب وہ اسے کچن سے پانی کا جگ لاتی سب کے درمیان بیٹھتی نظر آئی تھی- اسکی آنکھیں چمکی تھیں- ایک دم سے چہرہ روشن ہوا تھا-

"برخودار کھانے پر دھیان دو پھر آنکھ مٹکا کر لینا-" بڑے ابا جو اسکے بدلتے تاثرات کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے ایک دم بات سمجھتے ہوئے بولے تھے- مستقیم بغیر شرمندہ ہوئے بڑے ابا کو دیکھ مسکرا دیا تھا- سب نے بڑے ابا کو اور پھر مسکراتے

www.novelsclubb.com

مستقیم کو دیکھا- کچھ ہی لوگ تھے جو بات سمجھ پائے تھے- مستقیم نے نظریں گھما کر زرش کو دیکھا تو وہ اسی کو دیکھ رہی تھی شاید وہ ابھی بات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی- وہ سر جھکا کر ہنسی دبا گیا تھا- اسے آج ہی شام کو مائرہ نے میسج پر بتایا تھا کہ زرش اب راضی ہے، اور سب مہمان جمع ہیں تو وہ موقع دیکھ کر چھکا مار دے-

پہلے وہ حیرت زدہ ہوا اور پھر خوش-

بڑے ابا سب سے پہلے کھانے سے فارغ ہو گئے-

"اوئے جبرائیل کے چھوٹے سپوت ادھر آؤ مجھے اٹھاؤ!" مستقیم نے گہری سانس لے کر انکی جانب دیکھا مجال ہے جو انہیں اپنے سگے پوتے کا نام تک یاد ہو جائے-

وہ کھانا درمیان میں چھوڑتا ہاتھ صاف کرتا انکی جانب بڑھا تھا-

"مجھے میرے کمرے میں لے چلو-" انکی بات پر مستقیم انہیں سہارا دیتا انکی کمرے کی جانب بڑھا تھا انہوں نے ایک ہاتھ میں سٹیک پکڑی ہوئی تھی جبکہ دوسرا ہاتھ

www.novelsclubb.com

مستقیم کے ہاتھ میں دیا ہوا تھا- زرش نے ایک نظر انہیں دیکھا- بڑے ابا کو سہارا دیتا مستقیم اسے پہلے سے کہیں زیادہ اچھا لگا تھا-

"یہیں بیٹھو، باپ کی طرح بھاگ کہاں رہے ہو-" انہیں بستر پر بٹھا کر وہ پلٹنے لگا تو بڑے ابا رعب سے بولے-

"کھانا کھا رہا تھا بڑے ابا!"

"پتہ ہے مجھے کھانے کی جلدی ہے یا کس چیز کی جلدی ہے- بیٹھو سامنے!" وہ گہرا سانس لیتا ان کے سامنے بیٹھ گیا- اسکا آج موڈ بہت اچھا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ بڑے ابا اسے غارت کر دیں-

"یہ چل کیا رہا ہے؟" انہوں نے تفتیشی انداز میں پوچھا تھا-

"کیا چل رہا ہے؟ اب بندے کی نظر پڑ ہی جاتی ہے-" وہ منہ بناتا بولا تھا-

"ادھر دیکھو! شکل سے میں کیا بیوقوف دکھتا ہوں؟" انکے سوال پر مستقیم نے انکی جانب دیکھا-

"آپ کیا سننا چاہتے ہیں؟" اس نے سیدھا سوال کیا تھا-

"اگر آنکھ مٹکا ہی کرنا تھا تو شادی سے کیوں انکار کیا تھا؟"

"آنکھ مٹکا نہیں کر رہا تھا-" وہ روہانسا ہوا تھا-

"ہاں جیسے میں تو دودھ پیتا بچہ ہوں-اب بتاؤ انکار کیوں کیا تھا-"

"دماغ خراب تھا بس اسی لیے-" وہ چڑا تھا-

"اب ٹھکانے آگیا؟" بڑے ابا کی بات پر اس نے سر اثبات میں ہلایا تھا-

"تو پھر شادی وادی کا سوچا یا صرف آنکھ مٹّکے پر راضی ہو؟" انکی بات پر مستقیم نے گہرا سانس لیا پھر ایک دم سے اسکی آنکھیں چمکیں-

"سوچا ہے شادی کا لیکن صرف سوچنے سے کیا ہوتا ہے؟" وہ معصومیت سے سوال کر رہا تھا-

"زرا اپنے باپ پر نہیں گئے-" بڑے ابا آنکھیں گھما کر بولے تھے-

"کہاں جبرائیل اپنی بیوی کے لیے سب سے لڑ گیا تھا کہاں یہ گدھا صرف سوچ جا رہا ہے۔" بڑے ابا کی بڑبڑاہٹ پر مستقیم کا منہ کھلا تھا اسے جس قسم کے القابات سے کبھی اس کے باپ نے بھی نہ نوازہ تھا اب دادا نواز رہا تھا۔

"شاید آپ پر چلا گیا ہوں۔" مستقیم کی بات پر بڑے ابا کی گردن اکڑی تھی۔

"پھر کیا سوچا ہے، یہ آنکھ مٹکّے ہمارے خاندان میں بالکل نہیں چلیں گے۔"

"بڑے ابا یہ 'آنکھ مٹکّے' کو چھوڑ بھی دیں کوئی حل بتائیں۔"

"اب حل بھی میں بتاؤں؟" بڑے ابا نے اسے گھورا تھا۔

"اور کون بتائے گا؟ اس خاندان میں ہے کوئی آپ سے زیادہ سمجھدار؟ اگر ہے تو بتائیں اس سے پوچھ لیتا ہوں؟" بڑے ابا کی آنکھوں میں فخر ابھرا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اب یہ معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔" بڑے ابا کی بات پر وہ کھل اٹھا تھا۔

"تم واقعی اپنے نافرمان باپ پر نہیں گئے مجھے تم پر فخر ہے-" مستقیم مسکرا دیا اسے نہیں پتہ تھا کہ بڑے ابا کے سامنے نمبر بنانا اتنا آسان تھا-

مگر بڑے ابا کریں گے کیا یہ نا ہو لینے کے دینے پڑ جائیں-

oooooooooooooooooooooooooo

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com